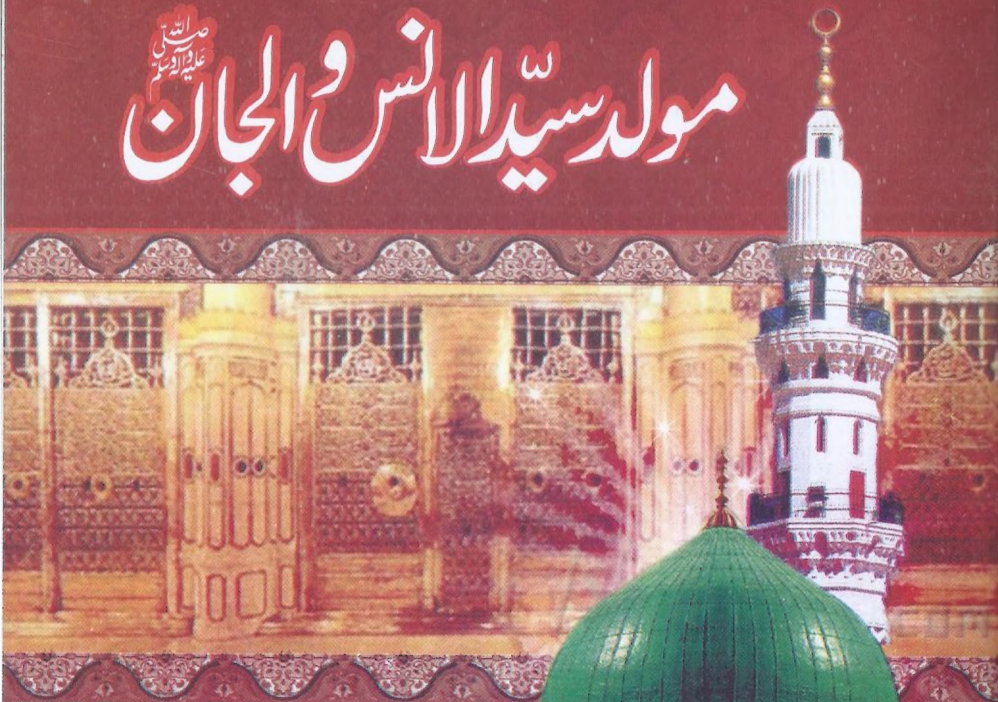


سعید البیان فی

مولد سید الانس و الجن صلی اللہ علیہ وسلم



تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی دہلوی

اردو ترجمہ

استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی بندیا لوی کشمیری

علامہ شاہ احمد لودانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویہ قادریہ سیدنا خوت اعظم سیرت (نور مجلیات) مرکز دارودعلوم حیدرآباد (41200)

0321/0300/0313-9429027 mahboobqadiri787@gmail.com

سعد البیان مولانا سید الانس خان

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی دہلوی

نوٹ: سرورق پر اردو ترجمہ استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی ہندیا لوی کشمیری مدظلہ کے الفاظ کو کالعدم سمجھا جائے کیونکہ یہ اصل کتاب اردو زبان ہی میں ہے۔

علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویہ قادریہ سیدنا غوث اعظم سرہف (نزدیکی نمبر 1) سرگودھا روڈ جوہر آباد (41200)

0321/0300/0313-9429027 mahboobqadri787@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مجدد بڑے
برادر ام علامہ محمد عبدالستار صاحب مدظلہ
سید جباری
۱۵ اکتوبر ۲۰۱۳ء
9429027-0321/0300/0313

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب	سعید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ
تصنیف	حضرت شاہ احمد سعید مجددی فاروقی دہلوی رحمہ اللہ
اشاعت بار دوم	۱۹۲۰ء
اشاعت بار سوم	۱۳۳۳ء - ۱۳۳۴ء
صفحات	72
ہدیہ

نوٹ: سرورق پر اردو ترجمہ استاذ العلماء مولانا محمد رشید نقشبندی ہندیاوی کشمیری رحمہ اللہ کے الفاظ کو کالعدم سمجھا جائے کیونکہ یہ اصل کتاب اردو زبان ہی میں ہے اور اس بات کے ثبوت میں ہم کتاب کا کس ہی شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

..... ملنے کے پتے

☆ دارالعلم داتا دار مارکیٹ (ستائہوٹل) لاہور

☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ ترنول شریف، اسلام آباد

☆ انجمن مہمان محمد ﷺ بڑی خانقاہ بہاری شریف (ڈڈیال ضلع میر پور آزاد کشمیر)

☆ دفتر تحریک غلامان اہل بیت خانوہارنی شریف اڈہ سوا اصل فیروز پور روڈ، لاہور

☆ اسلامک میڈیا سنٹر 27- اے شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ لاہور

علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

زاویہ قادریہ سیدنا غوث اعظم سٹریٹ (نزد چوکی نمبر ۱) سرگودھا روڈ جوہر آباد (41200)

0300-9429027, 0321-9429027, 0313-9429027

mahboobqadri787@gmail.com

میزانِ حروف

زمین کا چاند رسولوں کا آفتاب آیا

محبوب رب العالمین سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر دونوں جہانوں میں یقیناً کامیابی اور فوز و فلاح کی گارنٹی فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم سوسائٹی کی ساری تاریخ میں اہل ایمان نے اس مبارک عمل کو مضبوطی سے اختیار کیا اور یہ تسلسل ساڑھے چودہ سو سال پر محیط ہے۔ اس وقت اکابر امت کی عظیم یادگار عمدۃ العارفین، زبدۃ السالکین، قطب جہاں، غوث زماں، حبیب الرشید مولانا شاہ احمد سعید مجددی نقشبندی قدس اللہ سرہ العزیز کا ایک نادر میلاد نامہ ”سعید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ“ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ برادر م طاہر فاروق نورانی اور ان کے ایک دوست کی تحریک پر علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان اسے شائع کرنے جاری ہے۔

فاضل مصنف حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ سراج الاولیاء کے لقب اور ابوالکارم کی کنیت سے معروف تھے۔ آپ کی ولادت کیم ربیع الاول ۱۲۱۷ء ہجری اور وصال ۳ ربیع الاول ۱۲۷۷ء کو ساٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ آپ اٹھائیس برس تک مدرسہ ارشاد کی زینت رہے اور مدینہ منورہ میں علمی و تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت نے ساری زندگی تصوف اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ شریف کی ارشاد و ابلاغ پر صرف کی۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ کے مرید صادق اور خلیفہ مجاز تھے۔ مدینہ منورہ میں وصال ہوا اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قبہ مبارک کے باہر سمت قبلہ شریف میں مدفون ہوئے۔ آپ کا سلسلہ طریقت حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قدحاری، حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی، حضرت خواجہ محمد سراج الدین، حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ کے ذریعے سے پھیلا۔ راقم کے جد اعلیٰ، حضرت مولانا حافظ سید رسول شہید رحمہ اللہ (خلیب، بادشاہی مسجد بولا شریف) حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ کے منظور نظر مریدین میں سے تھے یوں اپنے اجداد کے مشائخ سے محبت و نسبت ایک فطری تقاضا بھی ہے۔

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ خدا کے مقرب اور مقبول بندے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے علم و عرفان کا مرقع بنایا تھا اور ان کا سینہ معرفت الہی کا گنجینہ تھا۔ ایسے

بزرگوں کے حوالے سے کشف و کرامت اگرچہ کوئی بڑی بات نہیں مگر پھر بھی مشہور مقامی عالم، حسین علی واں پھر اں بھی اپنے آپ کو خاتہ عالیہ موسیٰ زئی شریف سے وابستہ کہا کرتے تھے۔ لگے ہاتھ حسین علی واں پھر اں کا ایک دلچسپ واقعہ بھی ملاحظہ ہو۔ مولوی محبوب الہی دیوبندی نے ”تحدہ سہریہ“ میں لکھا ہے کہ حسین علی صاحب نے ایک بار درس و تدریس کتب سے قنات قلبی پیدا ہونے کی شکایت کی۔ اس پر حضرت خواجہ محمد عثمان (دامانی) قدس سرہ نے فرمایا، ”کچھ نیت میں فتور معلوم ہوتا ہے، ورنہ طریق تفسیر میں اخلاص نیت کے ساتھ دینی کتابوں کا درس و مطالعہ نسبت کو تقویت بہم پہنچاتا ہے اور روحانی ترقی کا موجب ہے۔“ (صفحہ ۶۵) اُن کے اعتقادی پتھل کے حوالے سے ”اثبات المولد و القیام“ کے اردو مترجم مولانا محمد رشید نقشبندی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں کہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ کو فرقہ ضالہ دہابیہ سے سخت نفرت تھی۔ آپ کے فرزند گرامی حضرت شاہ محمد مظہر نقشبندی مجددی مہاجر مدنی قدس سرہ کا بیان ہے۔

ولم يد كراحد بالسوء الفارقة الضالة
الوهابية لعنذر الناس من قباحة
افعالهم واقوالهم

حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ کسی کی بُرائی نہیں کرتے تھے۔ سوائے دہابیہ کے گمراہ فرقہ کے، تاکہ لوگوں ان کے افعال و اقوال کی قباحت سے ڈریں۔

اسی صفحہ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

وكان قدس سرہ يقول ادنى ضرر
صحبته ان محبته النبي صلى الله عليه
وسلم التي هي من اعظم ارکان
الايمان تنقص ساعة فساعة حتى لا
يبقى منها غير الاسم والرسم فكيف
يكون اعلاؤه فالعند الحند عن
صحبته ثم الحند الحند عن رفيقته
فاحفظه (منہ)

حضرت فرمایا کرتے تھے کہ دہابیوں کی محبت کا معمولی نقصان یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی محبت جو ایمان کے بڑے ارکان میں سے ہے لختہ بہ لختہ کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نام و نشان کے علاوہ کچھ نہیں رہ جاتا۔ جب معمولی ضرر کا یہ حال ہے تو بڑے نقصان کا کیا عالم ہوگا۔ لہذا ان کی محبت سے بچ ضرور بچ بلکہ ان کی صورت تک دیکھنے سے ضرور بالضرور اجتناب کرو۔

(مقدمہ: اثبات المولد و القیام، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ کے احوال کشف کو بیان کرتے ہوئے سید اکبر علی دہلوی رقم طراز ہیں کہ ”ایک روز عشاء کے وقت مولوی حسین علی صاحب ہمارے حضرت قبلہ قلبی دروچی فداء (میرے دل و جان آپ پر فدا ہوں) کی خدمت میں حاضر تھے۔ (حضرت قبلہ نے) ارشاد فرمایا کہ اے مولوی صاحب! تم اپنے گھر جاؤ، پھر جب واپس آؤ گے تو جو حالات اور معاملات تمہارے ساتھ پیش آئے ہوں گے، (وہ) مجھ سے پوچھو، ان شاء اللہ تعالیٰ میں سب کو ایک ایک (کر کے) تفصیل کے ساتھ تمہیں بتاؤں گا (اور) تم (کسی) ایک واقعہ میں بھی خطا نہ پاؤ گے۔ واضح رہے کہ اسی واقعہ کو قدرے اپنے الفاظ میں مولانا محبوب الہی خلیفہ مجاز خواجہ خان محمد کندیاں نے اپنی کتاب ”تحدہ سہریہ“ صفحہ ۶۶، ۶۷ پر بھی نقل کیا ہے۔ (مجموعہ فوائد عثمانیہ: ترجمہ: محمد نذیر انصاری)

آخر میں ایک دکھ بھری داستان بھی ملاحظہ ہو جو محض ریکارڈ کی درستی، علم اور اہل علم کی خیر خواہی کے پیش نظر رقم کی جا رہی ہے۔ لاہور سے صلاح الدین سعیدی صاحب نے میلاد شریف کے موضوع پر لکھے گئے مختلف مجموعے، رسائل، کتابچے، کتابیں تلاش کیں اور انہیں یکجا کر کے از سر نو شائع کرنے کے لیے مختلف کتب خانوں کو متوجہ کیا بلاشبہ یہ ایک احسن قدم تھا۔ اسی وجہ سے ہم نے ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کی۔ احترام دیا۔ تبرعے شائع کیے اور احباب کو ان کی طرف متوجہ کیا۔ سعیدی صاحب کے اہتمام سے اس مرتبہ مجموعہ ”رسائل میلاد محبوب ﷺ“ پیش نظر تھا کہ حضرت سراج الاولیاء ابوالکلام شاہ احمد سعید فاروقی دہلوی رحمہ اللہ مدنی قدس سرہ کا رسالہ ”سید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ“ دیکھ کر دل خوشی سے جموم اٹھا۔ بندہ از خود اس کی تلاش و جستجو میں تھا۔ کہ اسی بزرگ کی ایک فارسی کتاب ”اثبات مولد و القیام“ کا اردو ترجمہ غالباً ۱۹۸۹ء میں حضرت استاذ العلماء مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی بندیا لوی کشمیری رحمہ اللہ (مدرس، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے کیا اور اسے مرکزی مجلس رضا لاہور کے اہتمام سے حضرت حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمہ اللہ نے شائع کیا بعد ازاں یہی ترجمہ میاں اخلاق احمد مرحوم نے بھی لاہور سے شائع کیا۔ بلاشبہ اپنے موضوع پر یہ مختصر، جامع اور بہت عمدہ کاوش ہے۔ اس بابرکت کتاب کو بار بار شائع ہونا چاہیے اور اس کے مطالعہ کو عام کرنا چاہیے ”سید البیان فی مولد سید الانس والجان ﷺ“ کے مطالعہ کے دوران ہی چھٹی حس نے تھکاک پیدا کر دی۔ کونسل میں مقیم ہمارے دوست حضرت صاحبزادہ محمد ابراہیم جان مجددی کا نسب تعلق بھی حضرت ابوالکلام شاہ احمد سعید فاروقی دہلوی قدس سرہ کے

خاندان سے ہے ہمیں ان کے علمی غور و خرد سے سعید البیان کی فوٹو کاپی دستیاب ہوئی جس کے سبب صلاح الدین سعیدی کے مرتبہ رسائل میلاد کے تمام مجموعوں کے متعلق تھکیک اور عدم الطینان کی صورت پیدا ہوگئی اور ان کے تقریباً تمام مجموعوں پر اپنے لکھے تاثرات، تبصروں اور تائیدی کلمات پر اس حوالے سے ذکر ہوا کہ اگر خدا خواستہ ہر کتاب کے متعلق تحقیق، ترتیب و تدوین میں اسی طرح کی ”کمال احتیاط“ برتی گئی ہے تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ بالخصوص ”بقلم خود ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن لاہور“ جب کتاب، علم اور تاریخ کا یہ حشر کریں گے تو دیگر بھارے عام مؤرخین کا عالم کیا ہوگا؟ اس وقت ہمارے پیش نظر جس المطالع میرٹھ کا شائع شدہ ایڈیشن ہے یہ ۱۹۲۰ء میں چھپا تھا اور اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن تھا ہم نے اصل کو محفوظ کرنے کی غرض سے اسی کا عکس چھاپنے کو ترجیح دی کہ مذکورہ ایڈیشن محققین اور قارئین کے سامنے رہے۔ صلاح الدین صاحب نے ظلم یہ کیا کہ (۱) کتاب ۶۵ صفحات میں سے صرف سوا انیس صفحے شائع کیے (۲) بقیہ کتاب کو حذف کر دیا جبکہ حذف کرنے کی کوئی وجہ یا وضاحت نہیں کی۔ (۳) یہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی جبکہ انہوں نے اس کو فارسی قرار دیا۔ (۴) حضرت مفتی محمد رشید کشمیری مرحوم کو خواہ مخواہ اس کتاب کا مترجم قرار دے دیا۔ (۵) ایسے عظیم بزرگ کہ جنہیں اس زمانے میں بھی عمدۃ العارفین، زبدۃ السالکین، قطب جہاں، خوش زماں اور حبیب الرشید جیسے القاب سے یاد کیا جاتا تھا ان کا نام عامیانہ انداز میں لکھتے پر ہی اکتفا کیا۔ ہم نے سعیدی صاحب پر اعتماد کرتے ہوئے کتاب کے لئے ٹائٹل انہی کی معلومات کی روشنی میں چھپوا دیا تھا مگر بعد میں ثابت ہوا کہ صلاح الدین سعیدی نے تو عیسیٰ کی پکڑی موسیٰ کے سر باندھ دی ہے اس پر ہمیں افسوس ہے مگر قصور وار نہیں۔ قارئین اور خصوصاً محققین سے ہماری التماس ہے کہ وہ عبرت پکڑیں اور سعیدی صاحب کے مرتبہ رسائل میلاد کی خوب تحقیق کر لیں اصل ماخذ تک پہنچیں اور پھر اس کے بعد ان کا حوالہ کوڈ کریں نیز سعیدی صاحب کے مرتبہ رسائل پر کبھی، لکھی یا بیان کی گئی ہماری تائیدی آراء و تاثرات کو منسوخ اور کالعدم سمجھا جائے۔ میلاد کریم ﷺ کے حوالے سے اس شعر پہ اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

زمین کا چاند رسولوں کا آفتاب آیا مجال چہرہ پہ ڈالے ہوئے نقاب آیا

یکم مارچ ۲۰۱۳ء

ملک محبوب الرسول قادری

(چیرمین) علامہ شاہ احمد نورانی ریسرچ سنٹر پاکستان

0321/0300/0313-9429027, mahboobqadri787@gmail.com

وَمَا ارْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

الحمد لله والمنته کہ کتاب مستطاب مسیحی

سَعِيدُ الْبِيَا

فِي مَوْلِدِ

سَيِّدِ الْوَسْوَ الْجَانِ

من تصنیف عمدة العارفین بدة السالکین قطب جہاں شازاں

صییب الشیدولی شاہ احمد سعید صفا عمری مجددی نقشبندی دہلوی

حسب الارشاد

جناب لانا حاجی حافظ حفیظ الدین صفا سوداگر صبر بازار میرٹھ

باہتمام مفتی عبد المجید صاحب

شمس المطابع میرٹھ

۱۹۲۰ء

تعداد جلد ۲۰۰

بار دوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جميع محاذ ازل سے تا ابد ثابت ہر اُس ذات پاک کو کہ کوئی شریک اُس کا
نہیں اور صلوة کاملہ نازل ہو جیو اوپر رسول مقبول ہمارے کے کہ اسم شریف
اُن کا محمد ہے۔ اور آل اور اصحاب اور ازواج اور اتباع اُن کے پر الھو و ملائک
لَا اُحْصِیْ شَاءَ عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَشْنِیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ - شعر
مقدور ہیں کب تر وصفوں کے رقم کا حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا
اور ایسے ہی تعریف حبیب تیرے کی نہیں ہو سکتی۔ جیسے آپ نے تعریف فرمائی ہے
بیچ کلام مبارک اپنے کے - شعر
محمد ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا کرے بندہ اگر اُس کی مدح دعویٰ ہے خدائی کا
چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ
عَرَفَ عَلَیْکُمْ مَا عَنِتُمْ تَخَرَّیْضُ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ بتا دیا اللہ تعالیٰ
نے سب کو کہ تم نے بھیجا رسول نہیں میں سے کہ جانتے ہیں اُس کے مرتبہ کو کہ
سچا اور امین ہے یا سب بہتر اوپر قرار تفتہ کے اور دونام اپنے ناموں سے
دے۔ ایک رؤف دوسرا رحیم کہ کسی اور کو نہیں دے۔ اور فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ
عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُولًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُو عَلَیْهِمْ اٰیٰتِہٖ

وَيُزَكِّیْهِمْ وَّیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوا مِنْ قَبْلِ هٰذَا لَا یَرْکُبُوْنَ
مِیْسِرًا ۝ اور فرمایا کما اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُو عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا
وَيُزَكِّیْکُمْ وَّیُعَلِّمُکُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَّیُعَلِّمُکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنَ تَعْلَمُوْنَ ط
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تفسیر مِّنْ اَنْفُسِکُمْ میں منقول ہے کہ حضرت آدم علی
نبینا وعلیہ السلام سے آباہمارے میں نکاح کی سنت جاری ہے اور فلاح نہیں ہے
کسا بن کلبی نے لکھیں ہیں واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو بائیس نہیں
پائے میں اُن میں رسوم جاہلیت کے۔ ابن عباس سے روایت ہے تفسیر وَتَقْبَلُکَ
فِی السَّجْدِ یُنْثِنُ میں ایک نبی سے دوسرے نبی تک یہاں تک کہ نکالائے کو نبی۔
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جانا اللہ تعالیٰ نے عاجز
ہونا خلق کا فرمانبرداری اپنی سے اس واسطے مقرر کیا رسول جس اُن کی سے
پہنایا اُس کو اوصاف اپنے سے خلعت رافت اور رحمت کا اور کی فرمانبرداری
اُس کی فرمانبرداری اپنی۔ چنانچہ فرمایا مَنْ یُّطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰہَ
اور فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝
کہا ابو بکر ابن طاہر نے فرمیں کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ
زینت رحمت کے پس ہوا وجود اور صفات اُن کی رحمت واسطے خلق کے مسلمان کو
ہدایت حال ہوئی منافق کو امن قتل سے۔ کافر کو تاخیر عذاب کی۔
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل میں سے پوچھا کہ تم کو بھی پہنچا
کچھ رحمت میری سے عرض کیا اے نبی یا رسول اللہ میں متردد تھا اپنی عاقبت سے
پس امن میں ہو گیا آپ کے سبب کہ تعریف کی اللہ تعالیٰ نے میری ساتھ قول پیر کے

ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطَاعٍ ثُمَّ آمَنُوا بِهِ وَأَوْرَثَهُمُ نَارُكَ حَضْرَتِ الْكَاسِ
تعالیٰ نے بہت جائے نور اور سراج منیر۔ چنانچہ فرمایا قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ
أَوْ فَرَّيَا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنْ أَنْزَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا
رَأَى اللَّهُ بَارِئَهُمْ وَسِرَّ جَاءَ مَنِيرًا ۝

اور الم نشرح میں کمال تعریف حضرت کی فرمائی اس طرح سے کہ کھول پادل اُن کا
واسطے ایمان اور ہدایت کے اور وسیع کر دیا واسطے اُٹھانے علم اور حکمت کے اور دُور
کر دیا بوجہ کاموں جاہلیت کا اور پاس کر دیا نام اُن کا ساتھ نام اپنے کے
کلمہ میں اور اذان میں اور خطبہ میں اور نماز میں کیا مسلمان کیا مؤذن کیا خطیب
کیا نمازی ہر ایک کتا ہر اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

روایت کی ہوا ابو سعید خدری نے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ آیا میرے پاس جبریل پس عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جلتے
ہو تم کس طرح بلند کیا میں نے ذکر تمہارا کہا میں نے اللہ رسول اُس کا داننا تر ہے
کہا جبریل نے فرمایا حق تعالیٰ نے کہ جب کر کیا جاؤں میں ذکر کیا جاوے تمہارا
ساتھ میرے اور جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا اور کیا ایمان میں نے پورا
ساتھ ذکر اپنے اور تمہارے کے۔ چنانچہ فرمایا أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَآمِنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ۔ جمع کیا اپنے میں اور رسول میں ساتھ واو عطف کے شرکت
کے واسطے ہے اور یہ اور کسی کو جائز نہیں۔ حضرت نے فرمایا نہ کہ کوئی مَشَاءَ
اللَّهُ وَمَشَاءَ فَلَاكُنْ وَلَا كُنْ كَمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ مَشَاءَ فَلَاكُنْ۔

اور فرمایا حق تعالیٰ نے فضیلت میں حضرت کی۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ اور توریت میں بیچ شان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ لکھا ہے
اے نبی ہم نے بھیجا تم کو گواہ اور پر سب کے اور بشارت دینے والے مومنین کو ساتھ
جنت کے اور ڈرانے والے کافروں کو ساتھ نار کے اور پشت پناہ واسطی ناخواندوں
کے تم بندے میرے اور رسول میرے نام رکھا میں نے تمہارا متوکل نہیں ہو سخت خو
اور نہ سخت گو اور نہ شور و شغب کرنے والے بازاروں میں اور نہ بدلہ لینے والے
برائی کا ساتھ بُرائی کے لیکن معاف کرنے والے اور بخشنے والے قصور لوگوں کے
اور ہر گز انتقال نفرماویں گے یہاں تک کہ درست ہو جاوے گا دین کہ پہلے تھا
تقانا درست۔ سب کہیں گے لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔ اور کھول دے گا
اللہ تعالیٰ بسبب اُن کے آنکھیں ندھی اور کان بہرے اور دل غافل اور اسلام
دین اُن کا اور احمد اسم شریف اُن کا ہوگا۔ اور دوسری روایت میں یوں ہے
بندہ میرا احمد اچھا ہے اور جگہ پیدائش اُن کی کہ اور مکان ہجرت مدینہ اُمت
اُن کی تعریف کرنے والی غذا کی سبب حال میں۔ تمام ہوئی عبارت توریت کی۔
اور بعضی خصوصیتوں حضرت کی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا انبیاء کو ساتھ
ناموں اُنکے کے کہ یا آدم یا نوح یا ابراہیم یا داؤد یا موسیٰ یا عیسیٰ یا یحییٰ یا زکریا
اور ہمارے حضرت کو ساتھ اوصاف کے خطاب کیا یا ایہا الرسول۔ یا ایہا النبی
یا ایہا المنزل یا ایہا المدثر۔ اور قسم کھائی عالی شان کی بیچ کَعَمْرُكَ
کے۔

اور تمام سورہ والضحیٰ بیچ تعریف آپ کی بھری ہے خصوصاً وَسَوْفَ يُعْطِيكَ

اور سنت مر جاوے پس انتظار کرو بلا اور فتن کو۔

فرمایا اللہ سبحانہ نے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا ظاہر کی فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ صلوٰۃ اپنی کے پھر ساتھ صلوٰۃ ملائکہ کے اور امر کیا مؤمنین کو ساتھ صلوٰۃ اور سلام کے۔

چاہئے جاننا کہ مراد اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے زیادہ بزرگی اور مرتبہ ہی اور صلوٰۃ ملائکہ سے مراد دعا ہی۔ اور مؤمنین پر واجب کیا ساتھ امر فرمانے اپنے کے اور امر واسطے وجوب کے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پس درود شریف پڑھنا واجب ہے مسلمانوں پر جب ذکر کیا جاوے اسم شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مذہب ہے جمہور کا۔ سوال کئے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معنی اس آیت سے۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دئے ہیں ساتھ میرے دو فرشتے ہیں نہیں ذکر کیا جاتا ہوں نزدیک بندہ مسلمان کے پھر درود پڑھتا ہی اوپر میرے مگر کہتے ہیں وہ فرشتے بخشتا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو۔ اور فرماتا ہے اللہ سبحانہ اور فرشتے اُس کے جواب میں اُن دونوں فرشتوں کے آمین۔ اور اگر میرا ذکر سن کر درود مجھ پر نہیں پڑھتا ہے تو دونوں فرشتے کہتے ہیں نہ بخشتے اللہ تجھ کو اور فرماتا ہے اللہ سبحانہ اور فرشتے جواب میں اُن کے آمین۔ اور شکوۃ شریف میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ عرض کیا ابی نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت پڑھتا ہوں درود شریف آپ پر پس کتنا پڑھوں اپنی دعا میں۔ فرمایا جتنا چاہے۔ عرض کیا چوتھائی۔ فرمایا جتنا چاہے

تو اگر زیادہ پڑھے گا بہتر ہے واسطے تیرے۔ عرض کیا آدھا۔ فرمایا جس خواہش تیری ہو اگر زیادہ کرے گا بہتر ہے واسطے تیرے۔ عرض کیا دو حصہ فرمایا زیادہ بہتر ہی۔ عرض کیا سب قات میں درود شریف آپ پڑھوں گا۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیفایت کرے گا درود شریف پڑھنا مقصد تیرے کو اور دور کر دے گا گناہ تیرے کو۔ اس میں نکتہ ہے کہ درود شریف میں تین امر جمع ہیں۔ ایک ذکر اللہ تعالیٰ کا۔ دوسرے تعظیم نبی کریم کی تیسرے ادائے حق شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور پھر حدیث شریف دلیل ہے اس امر پر کہ درود شریف پڑھنا بہتر ہے مسلمان کو اپنے واسطے دعا کرنے سے اور آنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص درود پڑھے گا اوپر میرے ایک بار رحمت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار اور دور کر دے گا اُس سے دس گناہ اور بلند کر دے گا واسطے اُس کے دس درجہ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو نسائی نے اور عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جو کوئی درود پڑھے گا اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بار رحمت فرماوے گا اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُس کے سپر مرتبہ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو امام احمد نے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا نہیں جاتی آسمان پر جب تک کہ درود شریف پڑھے گا دعا کرنے والا۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے۔

اور سورۃ فتح میں فضائل بشمار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہیں اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم

اور غیر مواخذہ ہونا ساتھ ہماکان وَمَا يَكُونُ کے اور تمام نعمت و برکت
طرف صراط مستقیم کے اور نزول سکینہ کا قلوب مومنین میں۔ پھر فرمایا
تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تم سے وہ حقیقت میں بیعت کرتے ہیں بشر
جل جلالہ سے جب ثابت ہوا ان آیات سے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے مخصوص بایں مرتبہ ہیں کہ ان سے بیعت کرنا حضرت حق سے
بیعت ہے اور ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور ان کا ذکر ذکر
رب العالمین کا ہی ہے جو کوئی اُن کے ذکر شریف سے منع کرے وہ حقیقت
میں مانع ذکر الہی سبحانہ کا ہی جائے تعجب بلکہ محل افسوس ہے اُن مسلمانوں
سے کہ آنحضرت کے ذکر شریف پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور بدعت سیئہ اور
حرام کہتے ہیں۔ ابولہب سا کافر جس کے حق میں وعید قرآن شریف میں وارد
ہے اُس کو بسبب فرحت ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے
تحقیق عذاب ہر دو شنبہ کو ہوئی۔ اور بن انگلیوں سے کہ سبب اس خوشی
کے اشارہ آزادی اپنی لونڈی کا کیا تھا اُن سے پانی اُس کو دوزخ میں ملے
اس پر قیاس کرنا چاہئے کہ جو شخص مسلمان آپ کی خوشی ولادت کرے دار
آخرت میں اُس کو کتنا ثواب اور مرتبہ قرب جنت میں حاصل ہوگا۔ جائے
غور محل انصاف ہے کہ تمام اہل جہاں اپنی ذات اور اولاد عزیز و اقارب کی
خوشی میں بلکہ فرقہ لاندہرباں و بابی بھی کس قدر دھوم دھام سے کرتے ہیں
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی ولادت کریں تو اس خوشی سے
ہزار مرتبہ بہتر ہے۔ جو مسلمان کامل بیان ہوگا آنحضرت کی ولادت کی

خوشی سب سے شایوں سے بہتر جانے گا اور جو اس خوشی کو بہتر نہ جانے گا
اُس کا ایمان ناقص ہے۔ فی الحقیقت مسلمانوں کو اس خوشی سے زیادہ
کوئی خوشی نہیں اور اس میں جس قدر خوشی کریں وہ کم ہے۔ یکس کی خوشی ہے
بہترین خلایق محبوب خدا کی ولادت کی خوشی ہے۔ ہزار افسوس اُس شخص
کہ جو یہ خوشی نہ کرے اور لاکھ حسرت اُس پر کہ اس خوشی کا مانع ہو۔ خدا پناہ
میں رکھے ایسے لوگوں سے اُن کے واسطے رسوائی ہے دنیا میں و آخرت
میں عذاب عظیم ہے۔ اور حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اگر تم نہ تھے احمق
میرے نہ پیدا کرتا میں آسمانوں کو اور نہ ظاہر کرتا خدا کی کو۔ یعنی مبداء خلقت
تمام مخلوقات وجود باوجود سرور کائنات کا ہے۔ شمع

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى اَحَبِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
الہی درود و سلام بے نہایت نازل فرما او پر سید المرسلین محمد ابن عبد اللہ
ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف ابن قصی ابن کلاب ابن مرہ ابن کعب
ابن لؤی ابن غالب ابن فہر ابن مالک ابن نضر ابن کنانہ ابن خزیمہ ابن
ابن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان کے یہاں تک حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نسب اپنا ذکر فرمایا ہے اور ارشاد کیا اسمعیل اور
ابراہیم علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بھی آبا و اجداد میرے ہیں۔ اور
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا ہوا میں بہترین قرون میں قرنا
بعد قرن یہاں تک کہ جس قرن میں پیدا ہوا وہ بہترین قرن ہے سب قرون سے
اور واقع نہیں ہوئی میرے نسب میں سفلح جاہلیت کی۔ اور فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پسند کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیلؑ کو اور پسند کیا اولاد اسمعیلؑ سے بنی کنانہ کو اور پسند کیا بنی کنانہ سے قریش کو اور پسند کیا قریش سے بنی ہاشم کو اور پسند کیا محمد کو بنی ہاشم سے کہنا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نور تھا سامنے اللہ تعالیٰ کے قبل پیدا کرنے آدمؑ کے دو ہزار برس پہلے۔ تبیح کرتا تھا یہ نور اور تبیح کرتے تھے فرشتے ساتھ اُس کے جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو ڈالا اُس نور کو پشت آدمؑ میں پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نازل کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو طرف زمین کے پشت آدمؑ میں اور کیا مجھ کو پشت نوحؑ میں پھر کیا مجھ کو پشت ابراہیمؑ میں پھر ہمیشہ انتقال کرتا رہا میں پشتوں پاک سے طرف رحموں پاک کے۔ یہاں تک کہ نکالا مجھ کو میرے ماں باپ سے کہ نہیں جمع ہوئے اور سفاح کے ہرگز۔ شعر

يَا مَرْيَمُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْتَبَا ابْنًا عَلَى حَيْثُوكَ خَيْرًا نَخْلُقُ كَمَا نَحْنُ
جب حق تعالیٰ کنز مخفی میں تھا چاہا کہ اپنے کمالات اسمائی و صفاتی جلوہ گر کیجے۔ یقیناً اول جو اُس ذات میں ہوا حقیقت احمدی ہے۔ درود اُس پر ازل سے ابد تک ہو جو کہ نور منظور وجود میں آیا۔ عالم وجود نے آواز کی کہ اے سونے والو عدم کے جاگو کہ نور ساقی نے جلوہ دکھایا۔ ایک مدت وہ نور عالم غیب میں سیر کرتا رہا۔ پھر اُس سے دس چیزیں بنائیں۔ ایک عرش و دوسرا قلم۔ تیسرا لوح۔ چوتھا ماہتاب۔ پانچواں آفتاب۔ چھٹا ہشت۔

ساتواں دن۔ آٹھویں ملائک۔ نویں کرسی۔ دسویں روح پاک محمدی کو خلعت خلقت پہنائے اور چار ہزار برس اپنی تبیح میں عرش پر مشغول رکھا۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اُس نور پر ظہور سے چار حصہ لے کر چار چیز کو پیدا کیا۔ پہلے عرش۔ دوسرے کرسی۔ تیسرے لوح۔ چوتھے قلم۔ بعد ازاں قلم کو حکم ہوا۔ اَلْکُتُبُ يَا قَلَمُ۔ لکھ لے قلم۔ قلم نے عرض کیا کیا لکھوں اے رب میرے۔ فرمایا لکھ توحید میری۔ قلم نے لکھا لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لکھا۔ پھر حکم ہوا لکھ سب چیزیں۔ قلم نے کہا کیونکر۔ فرمایا لکھ دستور عمل و روزنامہ سب امتوں کا اس طرح اُمّت آدمؑ مِنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَى اللّٰهَ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمّت نوحؑ۔ اُمّت ابراہیمؑ۔ اُمّت موسیٰؑ۔ اُمّت عیسیٰؑ۔ اُمّت محمدؐ۔ قلم نے ارادہ کیا کہ موافق سابق کے لکھوں۔ حکم ہوا ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم۔ قلم یہ سن کر شق ہوا اور ہزار برس کا نپا کیا شرمندگی سے۔ پھر دست قدرت سے قلم لگا اور حکم ہوا لکھ اُمّت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔

ایک دن جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ قدرے خاک پاک مقام روضہ منورہ سے لاؤ۔ جبریلؑ نے امتثال امر کیا۔ پھر ارادہ الہی سجانہ ہوا کہ کوئی خازن اس کا ہو۔ عالم ملکوت میں کوئی قابل اس امانت کے نہ پایا۔ چاہا کہ آدمؑ خلیفہ اپنے کو ترتیب دیجئے اور یہ امانت اُس کو سپرد کیجئے۔ پس پُلا آدمؑ کا بنا کر ساتھ خلعت اس امانت کے سرفراز کیا۔ پھر ارشاد کیا روح کو کہ رگ وریشہ میں آدمؑ کے درآوے۔ روح نے اپنی لطافت اور بدن کی کثافت دیکھ کر

انکار کیا۔ جب نور جمال باکمال محمدی پر نگاہ پڑی کہ پیشانی آدم سے جلوہ گر
تھا۔ روح لاکھ ٹمٹا سے زیب دہ قالب کی ہوئی۔ شعر
قص تن میں چھپن گئی وروح جلوہ فرما تمہیں کو دیکھا تھا
پہلے نظر آدم کی عرش مجید پر پڑی اذالہ لکھ اللہ محمد رسول اللہ مرقوم دیکھا
پوچھا یا رب یہ کون ہے کہ نام اس کا تیرے نلم کے پاس لکھا ہے۔ فرمایا یہ پیغمبر
ہے خاص میرے پیغمبروں اور سردار تیری اولاد میں ہے۔ رباعی
راخت یہ محبت کی بھی کیا ہے تیار محبوبت محب کی یک جا ہے تصویر
نام اپنی کے پاس بے نشان ذات واہ محبوب کے نام کیا ہے تحریر
حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے فرزند کو وصیت کی کہ جب کر کے
تو اللہ تعالیٰ کا پس کر کر ساتھ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ میں نے دیکھا ہے
نام ان کا جنت کے ہر مکان پر اور فرشتوں کی پیشانی اور چہروں کی آنکھوں
پر اور فرشتے ذکر کرتے ہیں اسم شریف محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر وقت۔
جب حضرت آدم نے ارادہ قربت کا ساتھ خواہ کیا۔ طلب کیا حوائج
مہراپنا۔ آدم نے جناب الہی میں عرض کیا۔ حکم ہوا کہ دس مرتبہ درود اوپر حبیب
میرے کے پڑھ اور مہرا دکر۔ شعر
کیوں چھوٹے وہ سچ کی تجھ کو سلام ہو کر کیا اے خوف شر کا تجھ کو امام جو کرے
جب کہ آدم بہشت سے نکالے گئے دعا کی اپنے عفو جرم کے واسطے بایں مضمون شعر
یا رب گناہ بخش پیہر کے واسطے کہ رحم مجھ پر اس شبہ کو ترکے واسطے
جناب الہی سے ارشاد ہوا کہ اے آدم تو نے محمد کو شفیع کیا واسطے ایک

گناہ اپنے کے۔ اگر پرانے گناہ ماں اہل آسمان و زمین کے حبیب میرے کو
شفیع اتا میں عفو کرتا۔ شعر
یا رب صلی وسلم دائماً ابداً علی حبیب و خیر الخلق کلہم
عاشورہ کے دن وہ نور کہ مادہ صورت محمدیہ کا تھا عبد اللہ کے صلب سے
رحم آمنہ میں منتقل ہوا۔ اس دن جتنے بُت روئے زمین پر تھے اور بت
تحت شاہوں کے سرنگوں ہوئے اور جتنے شیطان تھے گمراہ کرنے سے باز رہے
فرشتوں نے ابلیس کے تحت کو دریا میں ڈبو دیا اور شیطان جیل ابی قیس
جا چھپا اور رویا۔ شعر
باطل نہ کیونکر جاو کہ یہاں حق نمود ہے وہ حق کہ جس حق سے سلام و درود ہے
اس سال بسبب کرامت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مستورات روئے
زمین کی بیٹوں سے حاملہ ہوئیں۔ جادو مشرکوں اور کافروں کا دور ہوا اور
آواز غیب آئی کہ نزدیک وقت ظہور نبی آخر الزمان کا ہوا۔ قحط کا وہ سال
تھا اور قریش پر کمال کا کال تھا۔ رزاق مطلق نے برکت حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی سے قحط دور فرمایا۔ قریش نہایت خوش ہوئے نام رکھا اس سال
کا سدة الفرج واحة بھجاج۔ اور آواز غیب ہوئی بی بی آمنہ کو کہ بشارت ہو
تجھ کو کہ آج پیٹ میں تیرے نبی آخر الزماں ہے صاحب کتاب معراج شعر
بُج حمل میں مہر میں جلوہ گر ہو آج مست شبہ لا واس ہیں ظاہر اثر ہو آج
شب جمعہ پنجم جادی الاخریٰ وقت سحر کے عبد المطلب نے خواب میں دیکھا کہ خانہ
عبد اللہ سے ستارہ سُرخ اوپر چڑھتا ہے ہر چند بالائزب تا ہے بزرگ تر

ہوتا ہی۔ جب قریب آسمان کے پہنچا مقدار تمام دنیا کی ہوا۔ ماہتاب اور
ستارہ تمام نور اُس کے سے پوشیدہ ہوئے۔ بعد المطالب نے اُس خواب کو
عبدالرحمن معمر سے پوچھا۔ عبدالرحمن نے کہا بشارت ہو جو تمہیں اوپر اُس کے
کہ خانہ عبداللہ میں پیغمبر متولد ہو کہ دین اُس کا نسخہ ادیان اور نور اُس کا
روشن تر ماہ تاباں ہے ہوا اور تمام عالم کو گھیر لے قیامت تک باقی رہی شہر
کیوں نہوں بدن یادہ وہ نور جس کے ناخن کا مادہ نور ہے طوطا
دیکھا خواب میں والدہ شریفہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نے جب کہ ساتھ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حاملہ ہوئیں کہ ایک نور شکم سے میرے نکلا کہ روشن ہو گیا
ساتھ اُس کے محل بصری کے کہ شہر شام کا ہے۔ شہر
بشب یمان جلوہ فرما کو سنا شعلہ شہر ارہ۔ کہ جس کے نور سے از صبح تا شام شکارا ہی
حق تعالیٰ نے جب ارادہ پیدا کرنے اپنے حبیب کا کیا امر فرمایا اُس رات
خازن جہاں کو کہ کھول دو دروازے فردوس بریں کے اور سر نو سے تیار
کرو واسطے تعظیم سید المرسلین کے۔ بیت
بہار روغنہ رضواں تھا جلوہ روئے کہ فخر گل پر غار شکریہ جید گیسو
اور آوازی غیب سے اہل جہاں وہ نور مخزون کہ اُس پیغمبر آخر الزماں
وجود میں ہے گا آج کی رات شکم میں بی بی آمنہ کے قمار پر کٹ گانہ باقی رہا
اُس شب کوئی گھر گروہ روشن ہو گیا تھا۔ اور ہر جانور نے کہا کہ امشب محل
رہا رسول رب العالمین کا قسم یہی رب کعبہ لی کہ وہ امام اہل دنیا کا ہو گا۔
غزل

خاک پاہوں میں یہی حضرت کا
تحت پیغمبری کی زینت ہے
اُس کے باعث ظہور عالم ہے
ماہ ہے چرخ اصطفی کا وہ
حق ہر صانع جہاں ہر مصنوع
درخشش جو ہر اُسی سے ہے
واہ ری صاحبی کہ ہیگا وہ
اُس کا میدان نعت ہو کیا طے
رافقا ہو خوش ادب سی بیٹھ
ماں مگر عرض مطلب سے کہ
یا امام رسل نبی اللہ
ہے توئی ساتی شراب طو
ساتھ اپنے بلا حساب کتاب
دو جہاں میں غزیر رکھ مجھ کو
تیرا فدوی ہوں رکھ نگاہ کرم
تاج ہے جو سر رسالت کا
زیب ہی افسر نبوت کا
ہر وہ موجب جہاں کی خلقت کا
مہر ہے آسمان رفعت کا
پرست ہو اے صنعت کا
بکر تاج ہے وہ رحمت کا
ہر جگہ خیر خواہ اُمت کا
کہ قدم یہاں قلم ہر طاقت کا
یہ نہیں ہے مقام جرات کا
کہ وہ دریا ہر اک سخاوت کا
جام د مجھ کو اپنی الفت کا
مست کر بادہ محبت کا
کیجو سائر ریاض جنت کا
دینے والا تو ہی ہر عزت کا
میرے والی توئی ہر رافت کا

اور حضرت جبریل نے بامرتب الجلیل علم سبز محمدی لاکر فوق بیت اللہ منصوب
کیا اور کامیاب نشان پیغمبر آخر زماں کا ہو کہ روز قیامت میں شفیع سب کا ہو بیت
شکر خدا ہے اپنے پیغمبر کا وہ مقام
ہیں بخت خوش انوں کیا پیش ہر دستہ
جس کی شفا ایسی قیامت میں ہی عام
جن کے نبی ہیں سر دار روز محشر

جب حمل بی بی آمنہ کا دو ماہ پہنچا تو اوقات پائی والد ماجد آپ نے کہ بعد اللہ نام رکھتے تھے جب گزرے چھ مہینے دیکھا والدہ شریفہ آپ کی نے خواب میں فرشتے کو کہہ رہے تھے اے آمنہ بشارت ہو تجھے کہ حاملہ ہوئی تو ساتھ خیر العالمین کے جب وہ پیدا ہوں تو نام ان کا محمد رکھو۔ جب نو مہینے حمل شریف کے پورے ہوئے اسیا اور مریم شب تولد میں حوروں کو لے کر حاضر ہوئیں۔ بارہویں تاریخ ربیع الاول کی روز و شب وقت فجر کے سال فیل میں بعد نو شیرواں چھ سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اُس مہر بہر نبوت ماہ سمار رسالت نے مطلع فلک سعادت نور شہود کا دکھایا۔ اور قدم مہینت لزوم سرج حمل سے باہر لاکر نور طور اپنے سے زمین وزماں کو مشرف فرمایا۔ شعر

ہے غلط کہنے اگر پیدا وہ مہ پارہ ہوا ماہ شرمندہ ہو واجب جلوہ گر بیا ہوا
یارب صل وسلمہ ارحم ابدًا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

اشعار

وُلِدَ الْحَبِيبُ وَمِثْلُهُ لَا يُؤْلَدُ
وُلِدَ الْحَبِيبُ مُطَهَّرًا وَمُكْتَلَبًا
وُلِدَ الَّذِي كَوَّلَهُ مَا ذَكَرَ التَّقَا
هَذَا الَّذِي لَوَّلَاهُ مَا ذَكَرَ الْقُبَا
هَذَا الَّذِي جَاءَتْ إِلَيْهِ غَزَالُهُ
هَذَا إِمَامُ الْمُرْسَلِينَ حَقِيقَةُ
إِنْ كَانَ يُوسُفُ قَدْ أَتَى جَمَالَهُ
وُلِدَ الْحَبِيبُ وَخَدَّاهُ يَقْسَرُ
وَالنُّورُ مِنْ وَجْهِهِ يَقْوَدُ
كَلَامَ الَّذِي كَرَّمَ الْجَنَى وَالْمَقْبَدُ
كَلَامَ الَّذِي كَانَ الْمُحْصَبُ يَقْصِدُ
وَالْجَمْعُ حَقًّا قَالَ أَنْتَ مُحَمَّدُ
هَذَا اخْتِئَامُ الْأَنْبِيَاءِ وَسَيِّدُ
فَوَاللَّهِ ذَا الْمَجُوبِ مِنْهُ أَرِيدُ

لَوْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ أُعْطِيَ رُسْدَهُ
إِذْ كَانَ قَدْ أُعْطِيَ الْمَسِيحُ عِبَادَهُ
هَذَا الَّذِي خُلِعَتْ عَلَيْهِ مَلَكِبُ
جِبْرِيلُ نَادَى فِي مَنْصَةِ حُسَيْنِهِ
يَا عَاشِقِينَ تَوَلَّوْا فِي حَبِيبِهِ
وَيَقُولُ يَا عَشَّاقُ هَذَا الْمُصْطَفَى
لَمْ يَأْتِ فِي أَوْلَادِ آدَمَ مِثْلُهُ
قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِأَنْبِيئِهِمْ
صَلُّوا عَلَيْهِ بِكُورَةٍ وَعَشِيَّةٍ
بِاللَّهِ ذَا الْمَوْلُودِ مِنْهُ أَرِيدُ
فَمُحَمَّدٌ مِنْهُ أَجَلٌ وَأَعْبَدُ
وَنَفَائِسُ فَظَائِرُهُ لَا يُوجَدُ
هَذَا مَدِجُ الْكُونِ هَذَا أَحْمَدُ
هَذَا هُوَ الْحَسَنُ الْجَمِيلُ الْمُفْرَدُ
وَيَقُولُ يَا مُشْتَاقُ هَذَا أَحْمَدُ
فِي مَا مَضَى هَذَا حَدِيثٌ مُسْنَدُ
وُلِدَ الْحَبِيبُ وَمِثْلُهُ لَا يُؤْلَدُ
أَلْفَ الصَّلَاةِ مَعَ السَّلَامِ وَأَرِيدُ

مرحبا کہ ایسا آفتاب خوش نما مطلع غیب سے طلوع ہوا اور جبکہ ایسا مانتا
جہاں تاب افق غیب سے شمع ہوا ظلمت کفر کی ساتھ نور اسلام کی تبدل ہوئی
اور کدورت دل کی ساتھ شعلہ عرفان کے مشتعل ہوئی بیت

جہاں تاریک تھا ظلمت کدورت تھانسی کلا تھا کوئی پردہ کیا نکلا کسب جا کہ اجالا تھا
شقاوت ایام کی اور نحوست زمانہ کی ساتھ سعادت اور برکت کے تبدل فی رباعی
آپ نے جب بیا قدم رنج کیا اپنے چہرے سے طلوع ایک مہ کیا
دفع کی ظلمت کدورت یہ کہ واہ سب کا سب فتر ہی پچھلا نہ کیا
محب فلک الافلاک سے نقطہ خاک تک نام تار کی کا بانی نہ رباعیت
کیونکہ گہوں ماہ و ماہ میں یہ نور ہے اور ہی کچھ پہ شان ہے اور ہی کچھ طور ہے
جتنے جن اور شیاطین تھے آسمان کے جانے سے باز رہے اور سارہ زمین سے

ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا زمین پر گرے۔ بالکل زمین حرم کی روشن ہوئی
اور آگ اہل فارس کی کہ ہزار برس سے جلتی تھی کسری اور اہل فارس مشک
و عنبر اس میں ڈال کر پوجتے تھے بچھ گئی جس دم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس گلزار راہ سے اس چار بازار اشباح میں گزر فرمایا پہلے سجدہ کیا اور
انگشت شہادت اٹھا کر فرمایا لا الہ الا اللہ ربی سر موال اللہ۔

عبدالطلب نے اس مژدہ جان نثار کو سن کر بہت شادی کی۔ ابولب ٹو بیہ نام
اپنی لونڈی کو کہ اُس نے خبر تو لہ شریف کی پہنچائی تھی آزاد کیا اُسی خوشی کا یہ اثر
ہے کہ ابولب کو ہر دو شنبہ کو تخفیف عذاب میں ہوتی ہے اور شب ولادت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے تین روز تک کعبہ معظمہ خوشی ولادت بابرکت
حضرت کی سے ہوتا رہا اور حرکت کی محل کسری نے ہیبت چال جلال حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ملک فارس میں باوجودیکہ سنگ اور سرسبک بنا تھا
تا حدے کہ گر پڑا اور اس کی ستر فرسخ سے سنی گئی بیت

ہوئے مکہ میں پیدا اور کیا شوق قلوب کسری سمجھ رافت ملک بیت حق اس کو کہیں
بی بی آمنہ نے جو دیکھا جگر پارہ اپنے کو قبائور دربر اور افسر دستکاف شاہدا
و مبشر بر سر زبان ساتھ جو حق تعالیٰ کے کھولی اُسی دم اوپر مبارک کے ابر
سایہ گستر ہوا اور حضرت کو اٹھا کر لے گیا۔ اور آواز سنی گئی کہ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو گرد عالم پھراو تا سب گ پہچان لیں اور اوصاف تمام پیغمبروں کے
مع فضائل مخصوص ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوئے۔ بیت
گروہ دکھائی دیکر وہ خود تجلی نظر پڑی۔ یوسف نچوہ صالح بلین میحانظر پڑی۔

بیت یوسی زہوش رفت بیک بہ تو حلقا تو عین ذات مگر می در تہی بیت
خوبی و وصف شمال حرکت سکنت انچہ خوباں ہمسہ دارند تو تہاداری

بیت

اے چہرہ زیبا تو رشک بتان آری ہر چند وصف کم در سن نال بالاتری
آفاق اگر دیدہ ام مہربان ز دیدہ ام بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو خیرے دیگری

بیت

محمد عربی کا برو ہر دوسراست کہ کہ خاک درش نیست خاک بر او

اشعار

حَدَّثَ فَيُعَرِّبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفِيهِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ
لِكُلِّ هَوَلٍ مِنَ الْهَوَالِ مُقْتَحِمٍ
مُسْتَسْكِنٌ يَجْعَلُ غَيْرَ مُنْقَصِمٍ
وَلَمْ يَدُلَّنَا فِي عِلْمِهِ وَلَا كَرَمٍ
عَرَفْنَا مِنَ الْخَيْرِ أَوْ شَفَا مِنَ الدَّاءِ
مِنْ لُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ مَكَلَّةِ الْحِكْمِ
فَجَوَّهَرِ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ
وَأَحْكَمِ مَا شِئْتَ مَدَّ حَافِيَهُ وَاحْكَمِ
وَأَنْسَبِ إِلَى قَدَرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عَظَمِ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِ

فَإِنْ فَضَّلَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْكَبَيْنِ وَالْثَقَلَيْنِ
هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمُسْتَسْكِنُونَ بِهِ
كَافَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خَلْقٍ
وَكُلُّهُمْ مِمَّنْ رَسُولُ اللَّهِ مُلْتَمَسٌ
وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ
مَنْزَعٌ عَنْ شَرِّكَ فِي تَحَاسِينِهِ
دَعَا مَا دَعَا عَنْهُ النَّصَارَى فِي نَبِيِّهِمْ
فَأَنْسَبِ إِلَى دَانِيَةِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفِ
فَمُبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ لَا تَكُ بَشَرٌ

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر بیت
بصورت تو نگاری نیافریدند ترا کشید و دست از قلم کشید خدا

بیت

تو بدیں جمال خوبی چو بطور جلوہ آری ارنی بگوید آنکس گفت لن ترانی
اور بعض روایات میں آیا ہے کہ بعد تولد کے آپ نے عطشہ فرمایا پھر الحمد للہ کہا
فرشتوں نے جواب یرحمک اللہ دیا۔ اور پیدا ہوئے مصفاختہ کردہ نابریہ
یاد بصل وسلمہ دارمنا ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم
چند روز آپ کو دودھ پلایا والدہ شریفہ نے پھر ثومیہ نے بعد اس کے
علیمہ سعدیہ آپ کو اپنے قبیلہ بنی سعد میں واسطے رضاعت کے لے گئی آپ کے
قدوم بکرت لزوم سے سب اس گروہ میں برکات بے اندازہ حاصل ہوئیں

رباعی

تو جہاں جاو و ماں کیونکر خورستی آوی ماہ کے سب نے کیا دخل کہ ظلمت آوی
ابر رحمت کا اگر قطرہ فشاں ہو تو زیں کیوں سر سبز ہو نخل کو فرحت آوی
جو اس گروہ میں بیمار ہونا علیمہ دست مبارک لگا دیتی شفا پاتا۔ بیت
مسح کی جو زبان میں وہ تہا رکھیں بڑائی اس نہیں جان لاکھ باتیں
رعایت عدالت کی لڑکپن سے ایسی تھی کہ کبھی پستان چپے کہ حصہ برادر رضاعی
کا تھا دودھ نہ پیا اور کبھی جام میں بول و غائلہ کیا بلکہ دن رات میں بوقت
معین بول کرتے تھے اور ہمیشہ شرمگاہ چھپائے رکھتے تھے اگر احیاناً ظاہر ہوتی
غیب چھپ جاتی اور ستر آپ کا کسی نے نہیں دیکھا اور نہ آپ کسی کا بیان

کہ وقت ولادت کے ایک ہاتھ اوپر نرگس شہلا کے رکھا۔ دوسرا ستر پر۔ ملائک
آپ کو جھولا بٹھلاتے تھے۔ ماہتاب آپ باقیں کرتا تھا۔ بڑھتے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز برابر ایک مہینے کے جب ماہ کے ہوئے بیٹھے لگے
اور تین مہینے میں کھڑے ہونے لگے۔ جب چار مہینے کے ہوئے چلنے لگے
جب طاقت تکلم کی ہوئی۔ فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد۔ اور نو مہینے کے کلام بفساحت تمام فرماتے تھے
اور علیمہ پاس تھے کہ شق صدر واقع ہوا۔ جبریل۔ میکائیل۔ اسرافیل طشت
زریں بھرا ہوا برکت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو اٹھا کر
پہاڑ پر لٹایا اور سینہ کو شق کر دل نکال نقطہ سیاہ اس میں سے دور کر برن
سے دھو کر مکان اصلی میں کھ دیا اور کما نصیب شیطان کا تم سے دور کیا پھر
ہاتھ زخم پر پھیرا چھتا کر کے چلے گئے۔ ضمیرہ نے یہ حال دیکھ کر مان سے کما علیمہ
اپنے شوہر کو لے کر دوڑی دیکھا کہ حضرت خوش و خرم بیٹھے ہیں۔ آثار درد
اور زخم کے ظاہر نہیں۔ حیران ہو کر ماجرہ پوچھا۔ آپ نے تبسم کر کے احوال بیان
کیا اور ارشاد فرمایا کہ آثار سردی کے تمام وجود میں موجود ہیں۔ علیمہ نے
یہ حال دیکھ کر مناسب یہ سمجھا کہ آپ کو لے جا کر آپ کے دادا کو سپرد کیجے پس
بارادہ مذکورہ بطرف مکہ روانہ ہوئی جب قریب مکہ کے پہنچی تبدیل لباس میں
مشغل ہوئی بعد فراغ ہونے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری میں نہ پایا
غملین ہو کر آہیں بھریں اور تلاش کرنے لگیں۔ جب کہیں نشان پایا ناچار ہو کر
رونا شروع کیا۔ رباعی

او جھل نکھوں جو نہ پا رہا میرا پیا ہوا دل ہوا ٹکڑی جگر تلم سی صدیاں ہوا
شعلہ رنج کون دکھلا کر گیا یا رب میں سوزش سحران جو دل جل کے انگار ہوا
جس دم یہ خبر عبدالمطلب کو پہنچی چند سوار ہمراہ لے کر تلاش کرنے کو آئی۔ اس
اثناء میں فرشتے آپ کو لا کر ایک درخت کے نیچے بٹھا کر اتفاقاً عبدالمطلب
وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ ایک طفل میرا ہر سرت نظارہ بیٹھا ہی غزل

ٹکڑے ہی ہیں کچھ تیری نہیں صنعت صانع	ٹکڑے ہی سر پاپ سے ترے قدرت صانع
حیران ہوں تجھے دیکھ کہیں مانی دہزاد	کیا زور نمودار ہے یہ قوت صانع
نقشے تو بہت کئے یوں اُس نے ہیں ایجاد	پر تجھ سے نکلتی ہی عجب صنعت صانع
اللہ سے سراپا کہ ترا نقشہ عالی	ہر عضو سے ٹکڑے ترے غطیت صانع
رافت قد و قامت میں بشر کے یقین جان	وہ واسطیٰ مصنوع کی ہر رحمت صانع

حیران ہو کر عبدالمطلب نے پوچھا کون ہو تم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا میں افصح عرب عجم ہوں میں محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں
جب یہ بشارت عبدالمطلب نے سنی سواری سے اترے اور حنین میں کے بوسے
لئے اور گود میں آپ کو لے کے گھوڑے پر سوار ہو کے چند ساعت میں مکہ
مغظمہ میں گھر میں رونق افروز ہوئے۔ پھر نبی جلیلہ آئیں نہیں تحفہ و تحائف
سے بہرہ ور کیا۔ اور نبی بی آمنہ تربیت میں آپ کی مشغول ہوئیں۔ جب عمر
مبارک سات برس کو پہنچی نبی بی آمنہ کا انتقال ہوا۔ پھر عبدالمطلب نے
تربیت آپ کی شرف حاصل کیا اور ام ایمن کہ کنیز موروثی حضرت کی تھیں
وہ بھی تربیت میں حضرت کی شامل ہوئیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اُس کو آزاد کر کے زید بن حارثہ کے ساتھ نکاح کر دیا اور اسامہ اُس سے
پیدا ہوئے۔

روایت ہے کہ جب والدہ آپ کی فوت ہوئیں ملائک نے جناب باری میں عرض کیا
کہ نبی تمہارے یتیم رہی۔ ہم کو حکم ہو پرورش کا۔ ارشاد ہوا میں خود متکفل ان ہوں
جب عمر شریف آٹھ برس کو پہنچی۔ عبدالمطلب نے انتقال کیا۔ ابوطالب نے بموجب
وصیت باپ کے پرورش کی۔ اور برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ
ہمراہ آپ کے اندک طعام سے سیر ہو جاتے تھے۔ اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
شربیک ستر خوان نہوتے تو بہت طعام سے بھی سیر نہوتے۔ شعر

لکھوں کیا رہتے سرور کہ خوان نعمت پر وہی ہیں لائے اور جو ہی سوطیلی ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک بارہ سال کا تھا کہ ابوطالب نے عزم
شام کا کیا۔ حضرت کو ہمراہ لیا۔ اثناء راہ میں ایک دیرہ یہودی کا تھا وہاں
کے راہب نے ابوطالب سے پوچھا کہ یہ لڑکا کون ہے تیرا۔ ابوطالب نے کہا میرا بیٹا ہے
راہب نے کہا جھوٹ ہے یتیم معلوم ہوتا ہے۔ ابوطالب نے اقرار کیا۔ راہب نے
وصیت کی کہ یہود سے ان کو نگاہ رکھنا۔ وہاں سے آگے چلے اور ایک
دیرہ ملا۔ وہاں کے راہب نے بسبب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تمام قافلہ کی دعوت کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ بیت
صورت ہویدا تھے آثار نبوت کے اور شکل سے پیدا تھے اطوار قوت کے
بحیرانے پشت مبارک کھول کر چوی موجب ضیافت کا یہ تھا بعد اس کے ابوطالب
سے کہا ان کو شام کی طرف نہ لے جاؤ۔ یہود ان کے دشمن ہیں۔ یہ بتوں کے شکنجے

ہیں۔ محبوب رب العالمین ہیں۔ سید المرسلین میں۔ لوگوں نے کہا کس طرح معلوم کیا۔ کہا جس وقت تم اترے سارے درخت اور پتھر ان کو سجدہ کرتے تھے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہتے تھے۔ بیت

غضب، خوشبو کو اُس کی کوئی جو سونگھے دل سے وہ پھر بھلاؤ

گل نبوت وہ جس کا رافت ہر ایک پتا پتا بتا دے

اور ابرسر مبارک پر سایہ کرتا تھا اور آپ تنہا رہ گئے تھے دیکھائیں نے کہ درخت نے ڈالیاں جھکا ان پر سایہ ڈالا۔ علاوہ اس کے مہر نبوت و لیلیٰ

قطعی ہے اور رسالت کے۔ ایسیات

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں پراتنا جانتے ہیں نبی کی وہ ذات ہے، یعنی جھکیں نبات اگر وہ گزر کریں

نہں بوطالب ارادہ شام کا موقوف کر کے اسباب تجارت کا وہیں بیچ کر مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری جو آسمان سے اُتری تھی اُس نے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ لکھا تھا۔

ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کعب اجار سے فضائل کے پوچھو کہنے لگا کتب الہیہ میں میں نے پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم نے ایک سنگ پایا تھا اُس میں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِي وَمُحَمَّدٌ رَّسُولِي لَمَنْ آمَنَ بِي وَاتَّبَعَهُ

تحریر تھا۔ شعر

دل کے نگین پر گزرتا تھا ہونا تم کو پتھر پتھر پتھر بجلی شال ہے ترا پتھر سے وہ بدتر ہے
طوبی اور سدرة المنتی کے پتوں پر نام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہے اور
صدر لوح محفوظ پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دِينُهُ الْإِسْلَامُ وَمُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
مَنْ آمَنَ بِهِ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ لکھا ہے۔ شعر

پتا پتا بوٹا بوٹا تیری گواہی دیتا ہے نخل وجود عالم و آدم تیرے سبب برپا ہے

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نہ ہوتے اے محمد تو تخم طور کا بیج مریضہ امکان کے نہ ہوتا
ادنیٰ مرتبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا یہ تھا کہ کوئی جانور پرند اور

سر مبارک کے نہیں اڑ سکتا تھا اور سایہ آپ کا نہ تھا وجود آپ کا نوری تھا۔ شعر

بسان سایہ پری سے فتنہ بیا منظر بلند دامن رعنائی جامہ تنگ ترا

اور گس بدن اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی۔ قطعہ

حق تعالیٰ کو جب بار گس جسم پاک اُن کے منظور نہیں

غم اُمت بقیامت اُن سے گر کرے دور تو کچھ دور نہیں

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

جب عمر شریف پچیس برس کو پہنچی مال حضرت خدیجہ کا بمضاربت لکڑ شام کو

تشریف فرما ہوئے۔ جب بھڑکی میں داخل ہوئے اسباب تجارت بچا اُس میں

نفع بہت حاصل ہوا۔ فسطور راہبے آپ کو پہچانا اور کہا یہ نبی آخر زمان ہے شعر

جس کی نگہ رخ پر ترے پڑ گئی برق تجلی یہ نظر گر گئی

کنے لگا وہ کہ بلا شک و شبہ انت نبی کا شرف اسرار غیب

میسرہ اعلام حضرت خدیجہ کا اس سفر میں ہمراہ حضرت کے تھا۔ راہ میں خوارق کے

اُس نے دیکھے اگر حضرت خدیجہ کو خبر کی۔ اس واسطے حضرت خدیجہ نے پیغام نکاح کا حضرت کو بھیجا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو بلایا اور نکاح کیا۔ سب اولاد امجاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ سے پیدا ہوئی۔ قاسم۔ طاہر۔ زینب۔ فاطمہ۔ رقیہ۔ ام کلثوم۔ مگر ابراہیم باریہ قطیفہ سے۔ جب عمر شریف تیس برس کو پہنچی قریش نے کعبہ معظمہ میں نوے بنایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شریک ہوئے اور حجر اسود کو اُس کے مقام میں رکھا۔ شعر

يَا رِبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
ہر گاہ آفتاب جہان تاب نہوت کا قریب طلوع کے ہوا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں سچی دیکھنے لگے۔ جو رات کو دیکھتے صبح کو معائنہ کرتے۔ جلوت سے روگردانی کر کے ساتھ خلوت مشغول ہوئے۔ ہر درخت اور پتھر ساتھ صلے السلام علیک یا رسول اللہ کے آواز کرنے لگا۔ جب چالیس برس کی عمر شریف ہوئی خواب میں وحی ہوئی پھر رمضان المبارک میں جبریل ساتھ سورہ افرأءت ما لکم یعلمہ جناب الہی سبحانہ سے وحی لائے۔ پھر تین برس تک وحی نہ آئی۔ اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال رنج تھا۔ یہاں تک کہ دل میں آتا تھا کہ اپنے تئیں ہلاک کریں ساتھ اس خطرہ کے جبریل ظاہر ہو کر کہہ دیتے کہ تم رسول اللہ کے حق ہو۔ بعد تین برس کے سورہ مدثر نازل ہوئی پھر پے درپے وحی ہونے لگی۔ عورتوں میں پہلے بی بی خدیجہ ایمان لائیں مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ مگر کون میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ

غلاموں میں بلال۔ جب اتالیق آدمی ایمان لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الہی عزت بخش اسلام کی ساتھ ایمان لانے عمر بن الخطاب یا ابو جہل بن ہشام کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مستجاب ہوئی حضرت عمر مشرک باسلام ہوئے۔ اسلام نے قوت پائی اُس دن سے آشکارا کعبہ میں نماز ہونے لگی اور علانیہ دعوت اسلام کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے۔ اس سبب کفار سے طرح طرح کی ایذا پانے لگے۔ چنانچہ ایک دن مسجد میں عقبہ نے گلوئے نازنین سید المرسلین کا خفا کیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آکر چھڑایا۔ باوجودیکہ معجزات ظاہر دیکھتے تھے لیکن یہ ضلالت کی نچوڑی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ روز اُحد سے کوئی دن سخت نہوا ہو گا کہ اس میں آپ کے دندان مبارک شہید ہو فرمایا اے صدیقہ ایک روز کفار کی ایک جماعت تھی کہ ہر چند میں اُن کو دعوت طرہ اسلام کے کی اُنہوں نے نہ مانا اور مجھے جھوٹا جان کر یہاں تک ظلم کیا کہ پاشے میرے خون سے آلودہ ہوئے۔ بیت

پائے نازک وہ کہ جس برک گل بھی بارے
ٹائے صد فوس خار ظلم سے افکار ہے
پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب الہی میں حال رنج اپنے کا عرض کیا حق تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نے کہ موکل پہاڑوں کا ہو اگر عرض کیا کہ اگر حکم ہو کہ وہ اور زمین توڑ ڈالوں تا نشان کافر کا باقی نہ رہے۔ میں جواب دیا کہ میں واسطی رحمت خلق کے آیا ہوں واسطی ہلاک کرنے کے۔ رباعی
واہ تمکین استقامت واہ واہ
سچ ہے ہو عالم کی رحمت اور پناہ

کھینچی رحمت جن رحمت ان پہ کی دی پناہ ان کو جو کرتے تھے تباہ

بیت

رحمت و صیت پہ وہ دریا گرم صبر مائے تھے مقدور بشر سے باہر
یا ارب صلیٰ وسلم دائما ابدا علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم
جب عمر شریف پچاس برس کو پہنچی قوم جن مشرت باسلام ہو اور ابوطالب
نے انتقال کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا داخل بہشت ہوئیں اور کلاخ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ شش سالہ تھیں حضرت صلیٰ اللہ علیہ
وسلم سے منع ہوا۔ اور حضرت سودہ بھی داخل ازواج مطہرات میں ہوئیں
ساتھ مہر چار سو درہم کے۔ جب باون برس کا سن مبارک ہوا تائیسویں جب
کو معراج ہوئی۔ حضرت صلیٰ اللہ علیہ وسلم استراحت فرماتے تھے کہ جبریل
بفرمان رب الجلیل کے جنت سے ایک براق کہ عاشق زار سید ابراہار صلیٰ اللہ
علیہ وسلم کا تھا لے کر آستانہ علیا پر حاضر ہوئے حضرت صلیٰ اللہ علیہ وسلم
آواز سن کر بیدار ہوئے۔ جبریل نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو سلام
کہا ہے اور نزدیک اپنے بلایا ہوتا بزرگی دیوے آپ کو ایسی کسی پیغمبر کو
نہیں دی حضرت صلیٰ اللہ علیہ وسلم غسل کر کے آب زمزم سے براق پر سوار ہوئے
اور ایک روایت میں ہے کہ وقت سواری کے متناہل ہوئے حکم الہی سجانہ جبریل
کو پہنچا کہ سب تائل کا حبیب میرے پوچھ۔ جبریل نے عرض کیا۔ حضرت
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے براق بھیجا اور فرشتوں کو منظر کیا مجھ عزت
دی۔ پر اندیشہ یہ کہ روز قیامت اُس تیری قبروں سے بے سامان نکلے گی

بل صراط پر کس طرح ان کا گز رہو گا۔ فرمان ہوا غم اس کا دل پر لاؤ جس طرح
تم کو براق بھیج کر بلایا ہوا ہے ہی ہر ایک کے واسطے براق بھیج کر سوار کر کے جنت
میں داخل کرینگے آپ شکر قصد سوار کیا براق فی تیری شہری شریعی اور تم کھائی کہ سوا
نہو گا مجھ پر محمد رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم صاب قرآن حضرت فرمایا محمد رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ
وسلم میں ہوں۔ جبریل نے کہا اے براق قسم ہے حق سبحانہ کی کہ کوئی پیغمبر
نزدیک حضرت حق سبحانہ کے بزرگ محمد صلیٰ اللہ علیہ وسلم سے سوار نہیں ہوا
اور تیرے یہ خلاصہ اٹھارہ ہزار عالم کے ہیں۔ صہیط فاوخی الی عبد
ما اوحیٰ عالی مقام ذی افتدائی والی حرم فکان قاب قوسین أو
اذنیٰ ہیں۔ براق یہ کلام سنتے ہی کانپنے لگا اور جبریل سے کہا میرے ساتھ
درشتی نہ کر کہ میں حاجت مند ہوں۔ حضرت صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا
حاجت تیری ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم قیامت ہزاروں
براق آپ کی سواری کی تمنائیں کھڑے ہوں گے مباد آپ میری طرف التفات
نفرمادیں اور ان پر سوار ہو کر مجھے داغ رشک کھلاویں حضرت صلیٰ اللہ علیہ
والہ وسلم نے وعدہ کیا کہ میں تجھی پر سوار ہوں گا۔ بعد اس کے پائے
مبارک رکاب میں ڈالا۔ مثنوی

حیل جس دم براق برق بقاء مشرت ہو کے حضرت بیک بار
تو سرعت اُس کی کیا کہنے کہ کیا تھی نظر تھی برق تھی یا ایک ہوا تھی
بیک لخط بیک لمحہ بیک دم وہ پہنچا مسجد اقصیٰ میں خسترم
آپنے وہاں دیکھا فرشتوں کی جماعت کو کہ واسطے استقبال آپ کے آسمان سے

سے اترے تھے اور انبیاء صفت بصف بانظار امام الانبیاء کھڑے تھے۔ حضرت
جبریل نے آپ کو امام کیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھوائی بعد فراغ ہونے
کے نماز سے ہر ایک نبی نے تعریفیں حضرت حق سبحانہ کی بیان کیں۔ ہمارے
حضرت نے فرمایا کہ سب تعریفیں ثابت ہیں واسطے اللہ جل جلالہ کے کہ بھیجا مجھ کو
رحمت واسطے سارے جہان کے اور دعوت میری عام کی اور مجھ پر قرآن مجید
نازل کیا کہ سب چیزوں کا اس میں بیان ہو اور میری اُمت بہتر سب امتوں سے
کی بہشت میں سب پہلے جاوے گی اور چھپے سب وجود میں آئے اور شیخ
صدر سے مُتَرَف کیا مجھ کو اور اٹھالیا بوجہ میرا و بلند کیا ذکر میرا اور کیا مجھ کو سب پہلی
ختم کی ساتھ میرے نبوت۔ کہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
نے ساتھ اُن اوصاف کے بزرگی دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر سب انبیاء
کے پھر آپ نے وہاں سے عروج فرمایا پہلے آسمان پر پہنچے جبریل نے دروازہ
کھلوا یا اسمعیل فرشتہ دربان اُس کا پوچھنے لگا کہ کون ہے جبریل نے کہا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ پوچھا آپ کو بلایا ہے
جبریل نے اقرار کیا اُس نے دروازہ کھول دیا حضرت آدم سے ملاقات
کی۔ وہاں سے دوسرے آسمان پر تشریف فرما ہوئے حضرت عیسیٰ اور حضرت
یحییٰ سے تیسرے آسمان پر حضرت یوسف سے چوتھے آسمان پر حضرت
ادریس سے۔ پانچویں پر حضرت اسمعیل اور اسحاق اور ہارون سے۔ چھٹے پر
حضرت موسیٰ سے ملاقات کر کے جب اوپر توجہ ہوئے تو حضرت موسیٰ نے روئے
لگے۔ حق سبحانہ نے پوچھا کہ سب گریہ کا کیا ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ میرے

بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برسات سرفراز کیا اور ان کی اُمت بہت میری
اُمت جنت میں جاوے گی اور آپ اوپر چلے اور مجھے گمان تھا کہ میرے
اوپر کوئی سزاوے گا۔ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم تھے اُن کو دیکھا کہ تکیہ
کئے بیت المعمور بیٹھے ہیں۔ وہ مقابل کعبہ کے ہی باقوت مُنہ کا۔ شہر ہزار
فرشتے ہر روز اُس کا طواف کرتے ہیں۔ پھر کبھی نوبت اُن کی تاقیامت نہیں
آنے کی۔ جبریل نے عرض کیا کہ یہ باپ آپ کے ہیں ان کو سلام کیجئے میں نے
تجیہ سلام کا ادا کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور فرمایا مَرْحَبًا يَا اِبْرَاهِيْمَ الصَّالِح
وَالنَّبِيَّ الصَّالِح۔ اور حضرت آدم نے بھی اسی طرح فرمایا۔ اور انبیاء نے
مَرْحَبًا يَا اِدْج الصَّالِح وَالنَّبِيَّ الصَّالِح کہا۔ پھر حضرت ابراہیم نے فرمایا
کہ اپنی اُمت کو وصیت کرو کہ زمین بہشت کی قابل زراعت ہے و جنت بہشت
اس میں لگاویں۔ حضرت پوچھا کس طرح لگاویں۔ کہا ساتھ کہنے لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کے اور ساتھ پڑھنے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ کے۔ بعد اُس کے بہت حجاب طے کر کے سدرۃ المنتہی
کو پہنچایا۔ وہ درخت بیر کا ہے کہ سیر کرے سوازیج سایہ اُس کے کے شہر برس
اور پتہ اُس کا سایہ کرنے والا ہی خلق کا۔ اور بعض روایات میں آیا ہے
کہ پتا اُس کا جیسے ہاتھی کا کان اور بیر اُس کا مانند شگے ٹخری۔ احاطہ کیا ہے
اُس کو نور اور فرشتوں نے مثل تلخ زریں کے۔ وہیں تک سانی ہی ہر چیز کی
کہ جاتی ہے زمین سے اور وہاں حکم الہی سبحانہ پہنچتا ہے اوپر سے پس مشہور ہوتا
ہے جہان میں اور اُس سے چاروں نہریں نکلتی ہیں۔ پانی اور دودھ اور شراب

اور شہد کی اور پُراس کے کوئی نہیں جاسکتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جبریل نے کرسی لاکر بچھائی آپ اُس پر جلوس فرما کے متوجہ فوق کے ہوئے جبریل نے کہا کہ اب اوپر جانے کی یہاں سے قدرت نہیں لکھتا ہوں۔

اگر ایک سر ہوئے ہر تر پریم فریغ تجلی بسوز و پریم
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ حاجت اپنی بیان کرو۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ دعا فرمائیے کہ پل صراط پر تیرے فرشتے کوں تائست آپ کی سہولت گزریے۔ حضرت نبی اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر اوپر تشریف فرما ہوئے اور مقامِ منبوی میں پہنچے۔ وہاں ملائک جو ادا امر و نواہی لکھتے تھے اُن کے قلوب کی آواز آتی تھی۔ وہاں سے ترقی کر کے عالم نور کو پہنچے۔ براق رہ گیا رفعت سوار کی میں تھا۔ معارج النبوت میں لکھا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عرش پر پہنچا بہت حجاب راہ میں آئے۔ رُفُف نے مجھ کو سب حجابوں سے گزرا نا کہ درمیان میرے اور عرش کے ایک پردہ باقی رہا۔ رُفُف کو دیکھا کہ غائب ہو گیا۔ ایک صورت اس کی نمودار ہوئی اُس نے مجھے سوار کر کے اس پردہ سے گزرا۔ پھر وہ بھی غائب ہو گئی میں سر اسیمہ کھڑا رہ گیا۔ اُس وقت ابو بکرؓ کی سی آواز آئی کہ قِفْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّيُ۔ کھڑے رہو اسے محمدؐ یعنی تسکین دل حاصل کرو کہ پروردگار تمہارا رحمت خاص نازل کرتا ہے۔ اس آواز کے سننے سے آرام تمام حاصل ہوا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اس کے خطاب آیا نزدیک ہو مجھ سے تا مرتبہ دُنُو کو پہنچے۔ پھر مرتبہ تَدْنٰی کو پھر

ترقی کر کے خلوت خانہ قَابِ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی کو پہنچے اور محرم اسرار

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی ہوئے۔ ابیات

محمدؐ سید کونین صاحب تاج لولا کا کہ جس کے قد پر کیا چست نہ با خلعت اس کا
مقام عالی اُس کا اور کیونکر فہم جس کے بیان کرتوں میں قاف میں ایک ادنیٰ کا
نزدست ہم پہنچے پایہ اور اک کو اُس کے ظہور دو جہاں سایہ جس شے کے سراپا کا

زمین زادہ بر آسمان تاختہ زمین و زماں را پس انداختہ

خانگی و براوج عرش منزل اُمتی و کتاب خانہ در دل
دُنُو نزدیک ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے رب العزت کے بے کیف
اور معنی فتنائی کے دور ہونا حجاب کا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس حجاب سے گزر گئے نزدیک رب العزت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقدار دو کمان کے ہوئی یا اُس سے بھی نزدیک تر ہوئی۔

دیکھا وہ جو عقل میں نہ آوے	نہ وہم نہ درک میں سماوے
اللہ سے سنا کلام تدریسی	پہنچا یا یہاں پیام تدریسی
بے پردہ و بے حجاب دیکھا	اللہ کو بے نقاب دیکھا
نظر رہ کیا اسی نظر سے	دیکھا دیدار چشم سر سے
جو راز و نیاز وہاں ہوئے تھے	جو ناز و نیاز وہاں ہوئے تھے
ہے اُس کا بیان بیاں سے باہر	ہے اُس کا نشان نشان سے باہر

حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام جو منظور تھی فرما کر دست مبارک آپ کے سینہ بے کینہ پر رکھ کر علومِ اوائل و آخر کھول دئے۔ بعضے علوم اسرار تھے ان کے اخفا کا حکم ہوا۔ پھر ارشاد ہوا کہ جبریل نے جو تم سے درخواست کی تھی ہم نے قبول کی اور پچاس وقت کی نماز کا حکم ہوا تھا بعد مراجعت حضرت موسیٰ نے کہا کہ میری اُمت پر دو وقت کی نماز دو رکعت صبح و شام فرض ہوئی تھی تیسرہ قصور کرتے تھے حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرر عرض کر کے پانچ وقت کی نماز کا حکم لیا اور ارشاد فرمایا کہ جو مانگتے ہو مانگو۔ عرض کیا کہ حضرت ابراہیم کو تم نے خلیل کیا اور ملک عظیم دیا۔ اور موسیٰ کو تم کلام کیا۔ اور داؤد کے واسطے مسخر کر دیا لوہا اور پہاڑ اور سلیمان کے تابع کئے جن و انس اور شیاطین اور دیا ملک کہ لائق نہیں کسی کو بعد ان کے۔ اور عیسیٰ کو تعلیم کر دیا تورات اور انجیل اور اچھا کرنا اندھے اور مبروص کا اور پناہ دی ان کو اور ماں ان کی کو شیطان سے۔ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے تمہیں حبیب کیا اور لکھ دیا تو ریت میں محمد حبیب الرحمن اور بھیجا تم کو سب کی طرف۔ اور اُمت تمہاری سب اُمتوں سے بہتر کی اور تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ لکھا اور مہر کیا تم کو اور بعثت سب بعد کی۔ اور دیا تم کو سبع مثانی کہ کسی اور نبی کو نہیں دیا۔ اور ایسے ہی خواہم سورہ بقرہ کی خزانہ عرش سے اور بخش دیا غیر مشرک اُمت تمہاری سے اور جو قصد کرے گائیکی کا اور وجود میں نہ لایا ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور بعد کرنے کے دس نیکیاں۔ اور جو بُرائی کا قصد کرے اور نہ کرے۔ کچھ نہیں لکھتا ہوں۔ اگر کرے تو ایک بُرائی بعد

اُس کے حکم ہوا کہ بہشت کی سیر کرو۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال امر کیا۔ پوچھا کہ اپنی اُمت کے مقام دیکھ کر راضی ہوئے۔ عرض کیا کہ بندہ کو طاقت ناخوشی کی اپنے مولا سے نہیں ہے۔ حق سبحانہ نے فرمایا یہ نعمتیں تمہارے دوستوں کے واسطے ہیں آپ کے دشمنوں پر حرام ہیں۔ بعد اس کے طبقاتِ دفن کے ملاحظہ فرمائے۔ پہلا طبقہ بہ نسبت اور طبقوں کے خفیف تھا اُس میں ایسا جوش و خروش تھا کہ پناہ بخدا اگر اُس کی آواز دنیا میں آئے کوئی جتنا نہ بچے۔ مالک سے آپ نے پوچھا کہ یکس کی اُمت کا ہے۔ مالک خاموش ہوا۔ آپ نے فرمایا صاف بیان کر تاکہ تدارک اس کا کروں۔ مالک نے عرض کیا کہ آپ کی اُمت کا ہے۔ آپ اُمت کو نصیحت فرمادیں کہ گناہ نہ کریں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب الہی میں عرض کیا کہ الہی جیکہ اُس کے دیکھے سے مجھے ملال ہوا۔ ضعیفوں کو کب طاقت اُس کے عذاب کی ہوگی۔ ارشاد ہوا اے حبیب میرے بنظرِ حزن اور ملال تمہارے کے دُعا تمہاری قبول کی۔ قیامت کو شفاعت تمہاری سے اتنے گناہگار بخشوں گا کہ کوئے بس حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کے عرض کیا کہ اگر ایک بھی میری اُمت کو دفن میں رہے گا بہشتِ نجاؤں گا۔ شعر

کیا جو سانحہ اُمت کا غایت کو کہتے ہیں پیہر ہو تو ایسی ہوں شفاعت ہو تو ایسی ہو
جب آپ مخلص ہو جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہاں کے انعامات ہمارے
اپنی اُمت سے بیان کرنا تا عبادت میں چست رہیں۔ عرض کیا کہ میرے قول کی تصدیق
کون کرے گا۔ حکم ہوا کہ ابوبکر۔ آپ نے صبح کو سارے مشاہداتِ شریکے بیان

فرمائے۔ اول جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اس واسطے صدیق
خطاب پایا۔ پھر سب مسلمانوں نے اقرار کیا سزاوار عنایت سرمدی ہوئے
کفار نے انکار کیا بد بخت ابدی ہوئے۔

علماء نے لکھا ہے کہ معراج روحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بار ہوئی
اور ان آنکھوں سے حق تعالیٰ کو دوبار دیکھا۔ ایک بار شب معراج میں دوسری
بار خطبہ میں کہ روز کسوف کے مشاہدہ ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجوع کی میں نے
آسمان سے طرف بستر کی اور حدیث نے کہ روٹ نہیں بدلی تھی۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدرجہ اعتدال تھی۔ قطعہ

ہر لطافت کہ نہاں بود پس پردہ غیب ہمہ در صورت خوبت عیاں ساختہ اند
ہر چہ بر صفہ اندیشہ کشد کلک خیال شکل مطبوع تو زیبا تر از ان ساختہ اند
قد مبارک بیانہ تھا۔ رباعی

گو بخت تھے میانہ آپ ولے سب سے معلوم ہوتے تھے بالا
دیکھت جو بلند قد کہتا واہ سُبْحَانَ رَبِّيَ اَلَا عَلٰی
سر مبارک بزرگ و کلاں۔ پل سیاہ نہ سیدھے نہ چیدار۔ گیسو غنبر پو
تازہ گوش یا سر دوش۔ شعر
نکتہ کل وہ دلاکھ جتن سے جتن یعنی تری ہوشل مشک ختن سے خطا

بیت

دار و بشت مہند و زلف سیاہ و کاکل بسیر چو خامہ مو استخوان ما
معراج میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری سے عرض کیا کہ
جبرئیل کو چھ تئو پر عنایت ہوئے مجھے اُس کے عوض میں کیا مرحمت کیا۔
فرمایا کہ ایک تار بال تمہارا بہتر ہے نزدیک میرے اُس کے سب پروں سے۔
خالد نے چند موئے مبارک واسطے برکت کے گلاہ میں سی لئے تھے لہذا ہر جنگ
میں فتحیاب ہوتے تھے چہرہ مبارک نورانی ایسا تھا کہ بدر مقابلہ میں جس کے
بے رونق تھا۔ ایسیات

صفا و خوبی عارض تیرے دیکھ کر مردم	ہجرت کہی ہیں دم پر یخ کیا ہے اجنبی ہے
نہ کا نوں سنا ایسا نہ آنکھوں سے کبھی دیکھا	پری ہے جو ہے غلمان ہر انسان ہے فرشتہ ہے
یہ کیا ہے کیا کہیں کہ شباہت سے اس کو	غرض حیرت زدہ عقل کھیاں ہوش اڑتا ہے
چمک کب کی میں ہے کہ جگہ کا نور میں ہے	نہ نہ مشتری ہے نہ عطارد ہے نہ زہر ہے
گماں میں ہم ہیں در اک میں آتا ہے جو جو کچھ	مثال سے تو دنیا کیا کہیں کیا سخت بچا ہے
مناسب کہ چپ ہے اگر کہے تو یہ کہے	بشر کی شکل میں نور الہی جلوہ آرا ہے

بیت

کرد آخر حسن بالادست اور سوا مرا موکشاں چو خامہ تصویر برد از جام را
ایک روز سوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گم ہوئی۔ آپ تشریف لائے مکان
روشن ہو گیا۔ سوئی مل گئی۔ اشعار

كُلُّ بَيْتٍ اَنْتَ مَسَاكِنُهُ	غیر محتاج الی السُّبْحِ
وَوَجْهَكَ اَمَلَا مَوْنٌ حُجْمَتَا	يَوْمَ يَا كَرِيْلُ النَّاسِ بِالْحُجْمِ

عرق جو جبین مبارک سے نکلتا تھا جس زمان سے لگتا تھا وہ آگ میں نہیں جلتا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر چند مہمان آئے وہ ان کے واسطے طعام ایک میلے رومال میں لائے مہمانوں نے منقر کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُس رومال کو فی الفور تنور میں ڈال دیا۔ بعد ویر کے سفید نکالا لوگ حیران ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس رومال سے روئے مبارک حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پونچھا ہے اس سبب سے آتش اثر

نہیں کرتی ہے۔ **بیت**

آگ میں جس کے سبب نہیں جلتا ہے رومال اُس کی اُمت پڑی آتش میں ہو کر کمال پیشانی نور انسانی کشادہ تھی۔ ابرو کماندار تھے۔ چہانِ نرگس کمال سیاہ و سفید و سُرخ تھیں۔ شعر بوجھ سُرہ دنبالہ دارش چوں بحر آب چو سون دہن ہرگز نہ یکجہ زبان ما

بیت

نگاہ مست تو آنرا کہ مستفید کند ہزار پیر خرابات را مرید کند تو ت باصرہ اس مرتبہ میں تھی کہ روشنی اور تاریکی اور مقابل اور پس پشت اور حاضر اور غائب برابر تھا۔ رخسارے استخوان سے بلند تھے۔ **بیت** روبرو مہ جس کے کہ شرمندہ تھا مہر تھا یا وہ رخِ خشنود تھا بینی ہر از خود بینی دراز اور بلند تھی۔ **بیت**

کانِ مخمورہ کانِ بی لاکہ محبوبی بھرے سُن کے شور جن کا غش ہو پریوں کے اور بیداری اور خواب اور بعد و قریب برابر ملتے تھے۔ شعر

دہن تھا کشادہ نہایت ملیح نمک ایسا لاوے کہاں سے صبح

بیت

کار سازانِ ازل نبی و ہستی را باہم آمیختہ اور اپنے ساختہ اند لعابِ ہنرِ یاس شیریں تھا کہ انس کے گھر میں چادہ شور تھا اُس میں ایک قطرہ ڈالا شیریں ہو گیا۔ کلثوم ابن حصین کے حلق میں جنگ اُصہیں تیر لگا آپ نے آپ ہن لگا دیا اچھا ہو گیا۔ محمد بن حاطب کا ماتھہ دیگ گرم میں جل گیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب لگا دیا۔ صحیح و سالم ہو گیا۔ دندانِ مبارک مانند مروارید کے درختاں تھے۔ وقت کلام کے اُن کی نورِ جگر تھیں۔ شعر دہن تھا درجِ یاقوت و اُمتِ سہیل تھی صفائی حُن کی جن نہیں بی میان ہوتی

خَوَدَتْ تَقَبُّلُ السَّيُوفِ لِأَنَّهَا لَمَعَتْ كِبَارِقٍ لَعَزَتْكَ الْمُنَبِّسُ

لبِ مبارک باریک و نازک تھے۔ **بیت**

کند و توروشن چشمِ یعقوب ز لُخار لبِ لعل تو احیائے کند وین میجرا

بیت

شناخوان لب و دندانِ محبوبم از عمر کسے از لعل گوہر پر پی سازد دہان ما

ریشِ مبارک گھنی بھر لیتی تھی سینہ بے کینہ کو۔ **بیت**

وہ گردن ابدار ایسی صراحی دار ہوتی تھی دہشتوار کی جو آبرو دریا میں کھوتی تھی

در میانِ دو توں شانوں کے دوری اور خاتمِ نبوت مثلِ بقیۃ کبک یا تکمہ عروس

تھی اُس میں ایک جانب الْعِظْمَةُ لِلَّهِ اور دوسری طرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور درمیان میں تَوَجَّهٌ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّكَ مَنْصُورٌ
لکھا تھا۔ سینہ مقدسہ صفا اور قراخ اور عریض تھا شکم عالی ساتھ سینہ کے
برابر تھا۔

سینہ واکرودہ گلشن چرخاں گزرد بمثل زجاں گزرد گل گریباں گزرد
اور سینہ سے تاناف ایک خط باریک موکا نقاش ازل کی دستکاری سے
کھینچا تھا۔ دست ہمایوں دراز تا بزاؤ تھے۔ بیت
عینی و معجزہ نہیں کم دست یازیں لے اتھین جان پڑی پشت خاں بیت
وہ ہاتھ بٹھکتے ہر افسوس ہیبت ہر دل میں بات آئی ہر اثر یہ کیسا ہاتھ ہے
اور وہ ہاتھ کیسے تھے کہ ہزار ہا معجزات جن کے ہاتھ میں چنانچہ نکل پانی کا
انگشتان فیض بنیان و اور تہیج کمناسکریوں کا کف اشرف میں اور شوق ہونا قمر
کا اشارہ انگشت اور خاک ڈال مذہاکر کفاروں کا ساتھ قبضہ مبارک
کے۔ اور دو ہنساگو سفد بے شیر اقم مقبذ کا۔ رباعی

شق قمر جس کی ہو انگشت میں سنگ کو گویا کرے جو شست میں
نعت ہو افس شاہ کی پھر کیا بیاں رافت اباس جازباں ہر بیزباں
بیت جلے ہیں پر طائر تقریر کے بال گلے جاتے ہیں تحریر کے
ایک روز دست مبارک قنَادَةُ بْنُ مَلْحَانَ کہنے سے نلا تھا۔ چہرہ اُس کا
ایسا نورانی ہو گیا تھا کہ عکس ہر چیز کا اُس میں نظر آتا تھا۔ لطافت بدن اور
خوشبو عرق تن ایسی تھی کہ جو کوئی مس کرتا معطر ہو جاتا شعر
خنداد و ادترکت ز بسکہ رنگ ترا تن تو ساخت گلانی قبائے تنگ ترا

بیت

تب بھید کھلے گا تری نازک بدنی کا جب بھول سحر کو ترے بستر سے اٹھیں گے
ان رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ ہرگز میں نے کوئی مشک غنیمت نہیں دیکھا خوشبو تر
عرق بدن مبارک محبوب بہ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جس کو چہیں
گزر فرماتے تھے لوگ خوشبو سے پہچان جاتے۔ اشعار

أَمِنْ أَرْدِيَارِكَ فِي الدُّجَا الرَّقَبَاءُ إِذْ حَيْثُ كُنْتَ مِنَ الظَّلَامِ ضِيَاءُ
فَلَقَّ الْمَلِيحَةَ وَهِيَ مَسْكٌ هَتَكَهَا دَمْسِيرُهَا بِاللَّيْلِ وَهِيَ زَكَاةُ
لَحْدَيْكَ هَذَا الْوَجْهَ شَمْسُ نَهَارِنَا وَالْبَرْجَاءُ لَيْسَ فِيهِ حَيَاءُ

شعر

گوشت کو چھپای ہو تم جاتے ہو یہاں پہچان لیا ہم نے یہ رفتار وہی ہے
اور اگر یتیم کے سر پر ہاتھ پھرتے وہ یتیم در یتیم ہو جاتا بہ سبب خوشبو کے اور
عورتیں عرق بدن مبارک کا شیشہ میں گھتی تھیں اور دلہنوں کو ملتی تھیں خوشبو
ان سے ایسی آتی تھی کہ نسل بعد نسل نہیں جاتی تھی۔ بیت

کہاں ہر عطر میں خوشبو تر بدن کی سی یہ یو تو صاف ہر گلزار قدس حق کی سی
بازو مبارک گول گول لطیف و استوار و میا نہ قدم بلند زمین سے تھا اور پشت
پار فنج۔ بیت

کاش بخت طالع رنگ خوابودی مرا تا بکام دل برپائے تو جابودی مرا

شعر

خایہ مرگاں کا خطرہ در نہ آنا کہ بدن میں کف پا کو ترے پلوں سے سہلایا کروں

گوشت بدن شریف کا سخت کھنکھانہ نرم تریشم سے ساق مبارک بالیک
انگشتان دست و پا درست اور قوی عقب شریف کم گوشت دراز نہ عرض
شجاعت کا کیا بیان کیجئے کہ کسی جنگ میں ہمنہ نہیں پھیرا اور کسی شخص کا
رعب آپ پر نہیں آیا۔ مثنوی

کریں عزم تھے جب بمیدان جنگ تو پھر کانپتے تھے دلیران جنگ
لڑائی میں ہوتے تھے جوتند و تیز تو دشمن کو سوجھے نہ محتاج گر نہ
اگر دیکھتارستم داستال تو ہتیار رکھ بولست الا ما
شفقت اور رحمت بیچ حق امت کے یہاں تک تھی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
فَمَا رَحْمَةً مِّنَ اللَّهِ لَئِنْ لَّهْمُ لَئِنْ رَحِمْتُ الْاَلِیَّ سَیَکُفِّرُ عَنْکُمْ سَیْرَتُہُمْ
اخلاق تم نے واسطے اُن کے اور فَلَکَکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ یعنی جانِ نبی ہلاک
کرتے ہو اور پر ایمان نہ لانے اُن کے پر اور غرور علیہ ماعینہ یعنی شوا
ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنج تمہارا سخاوت کو اس درجہ اعلیٰ
کو پہنچا یا کہ آخر کمال جو دے مخاطب ساتھ وَلَا تَبْسُطْ مَا کُلَّ الْبَسْطِ
کے ہوئے یعنی نہ کھولو ہاتھوں کو بالکل غرض دنیا نزدیک آپ کے کمال
بے قدر تھی جو آیا فی الفور صرف کیا۔ شعر

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہُمْ
اخلاق حمیدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتر ہیں بیان سے علم اور عفو اور
مروت اور شجاعت اور حیا اور حسن معاشرت ساتھ اقربا اور جانب کے شفقت
اور رحم کے نام غلات کے اور وفا کرنا ساتھ ہمد و پیمان کے طریقہ آپ کا تھا

صلہ رحم اور تواضع اور عدل اور امانت اور عفت و دیانت اور صدق
اور وقار اور مروت اور زہد اور قناعت کے ساتھ موصوف تھے مجہد اوصاف
پیغمبروں کے چنانچہ توبہ واستغفار آدم کا شکر نوح کا علم ابراہیم کا صدق
اسماعیل کا حسن یوسف کا صبر ایوب کا اخلاق موسیٰ کا اعتدال داؤد
کا زہد عیسیٰ کا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کہتے تھے اور فضائل مخصوصہ
وہ خصال ہیں کہ قرآن شریف میں مذکور ہیں کہ جس کے عمل سے شرف بخطا
وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خَلْقٍ عَظِیْمٍ کے ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی ہے تفسیر خلق عظیم کے کہ بل اُس شخص سے جو قطع کرے اور معاف کر اُس سے
جو ظلم کرے اور نیکی کر طرف اُس شخص کے جو بُرائی کرے طرف تیرے۔ اور
عادت شریف تھی کہ جواب میں ہر شخص کے لبتیک فرماتے تھے۔ اور کام
نکرنے پر ملامت نہ کرتے تھے۔ اور چیز تلف ہونے سے تاسف نہ کھاتے تھے
مجالس میں موافقت اصحاب کی فرماتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دینا لباس کا
پیوند کرنا۔ کفش کا رسی لینا۔ پانی پلانا۔ دودھ دودھنا۔ خادم کی مدد کرنا۔
اپنے ساتھ کھلانا۔ اشیا بازار سے خریدنا عادت بابرکت تھی اور فضلات
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک تھے۔ بعض صحابہ نے بول اور خون آپ کا پیا
ہی۔ اور بول اور غائط آپ کا زمین کل لیتی تھی اور اُس مکان سے خوشبو
آتی تھی۔ اور اختلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں ہوا اور شہر خضوع
اول سلام کرتے تھے۔ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھرتے تھے اور اُس کو کچھ دیتے
تھے اور کبھی سوال کسی فقیر کا نہ کرتے تھے۔ اور بدل موجود اور فقر مجھو طریقہ

شریف آپ کا تھا اور صفتِ حیا میں انہوں سے زیادہ تھو۔ کبھی کسی کے
چہرہ کو نہ نظر غور نہ دیکھا۔ بسا اوقات بسبب گرسنگی کے شکم مبارک پر
سنگ باندھا اور بے درپے نان پوس پر قناعت فرمائی۔ بجائے طعام
شب کے گاہے آبِ خرمے پر کفایت کی۔ ایک روز جبریل میں نے حضرت
حق کی طرف سے پیغام پہنچایا کہ اگر مرضی ہو کہ وہ کو طلا کر ہمراہ کروں۔ فرمایا کہ
جبریل دُنیا گھر اُس کا ہی جس کا گھر ہو۔ اور مال اُس کا ہی جس کا مال ہو۔ تحقیق
جمع کرتا ہی اُس کو وہ شخص عقل سے بے بہرہ ہی۔ شعر
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
معجزات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشمار ہیں۔ بڑا معجزہ قرآن شریف ہی
کہ سراسر اعجاز ہی۔ مثل اوپر اخبار غیب و قصص انبیاء و اقدم پر ہے۔ معجزات
بیان کہتا ہوں گچن ہوش سُنو۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم سفر میں ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے تھے ایک اعرابی ملا آپ اُسے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے اُس نے کہا کہ گھر کو جاتا ہوں آپ نے اُس سے
فرمایا کچھ رغبت تھے امیر خیر کی ہی۔ اُس نے پوچھا کہ امیر خیر کیا ہے فرمایا۔ شہادۃ
اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔
اُس نے عرض کیا اس دعویٰ پر کون گواہ ہے۔ فرمایا یہ درخت کہ سامنے تیرے ہی
بلدا سے وہ گواہی دے گا۔ اُس نے بلایا وہ درخت زمین حیرت اچلا آیا اور کہا
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر چلا گیا اپنے مکان میں۔ اور بریدہ کی روایت
میں ہے کہ درخت آگے رسول اللہ کے کھڑا ہوا اور کہا السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ۔ اعرابی نے کہا حکم فرمائیے کہ اپنے مکان میں چلا جاوے آپ نے امر فرمایا

وہ چلا گیا۔ اعرابی نے کہا امر ہو مجھے کہ سجدہ کروں آپ کو۔ فرمایا آپ نے اگر
میں امر کرتا کسی کو سجدہ کا تو امر کرتا بی بی کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو عرض
کیا حکم ہو کہ چوموں ہاتھ پاؤں آپ کے۔ آپ نے اجازت دی۔ بیت
خارشرکاں کا خطر ہے در نہ آنا کہ بد میں کہن پا کو تیرا نکھوں سے سہلایا کروں
جابر کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے صبح کو واسطی استنجے
کے کوئی پردہ کا مکان نہ پایا۔ دو درخت سامنے تھے۔ دونوں کی شاخیں کپڑ کر
کھینچیں۔ دونوں کھینچ آئے اور پردہ کر دیا انہوں نے جب آپ فانی ہوئے انہیں
اشارہ کیا چلے گئے اپنی اپنی جگہ میں۔

ابو یعلیٰ بن مرہ کہتے ہیں کہ ایک درخت آیا اور طوان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پھر چلا گیا۔ پس فرمایا آپ نے اُس نے اذن مانگا کہ سلام کرے مجھ پر۔ ابن مسعود سے
روایت ہے کہ جب جن مشرف ہوئے انہوں نے گواہ توحید اور رسالت پر طلب کیا
آپ نے اُس ہی درخت کو ابی دوا دی۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تھی مسجد نبوی مسقف بستانِ خرماء۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ پڑھتے تھے ستون پر تکیہ لگا لیا کرتے تھے جب مہم بنایا گیا اُس ستون سے
منافقت واقع ہوئی۔ مٹی ہم نے آواز روئے اُس ستون کی مانند نافع کے اور گونج
گئی مسجد آواز اُس کی سے اور لوگ روئے اُس کے رونے سے اور پھٹ گیا یہاں تک
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہاتھ رکھا اُس پر پس خاموش ہوا
پھر فرمایا آپ نے کہ اگر کو دین میں لیتا اُس کو تو رویا کرتا قیامت بہ سیفِ ارقم میری
کے۔ پس امر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفن کرو اس کو پس دفن کیا گیا

نیچے ممبر کے اور حضرت اُس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ شجر
دورم از وصال تو زندگی چکا آید جان بلبخی آید این چہ سخت جانی با
حسن جب حدیث بیان کیا کرتے تھے رویا کرتے تھے اور کتے تھے بندگان
خداستون رویا اشتیاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں تم اتنی ہو کہ مشتاق ہو
طرف ملاقات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کے شجر
اشتیاقیکہ بدیدار تو دار دل من دل من داند من داند دل من

بیت

مشتاقم آں چنان کہ ز تحریر عاجزم چوں گنگناید ز تقریر عاجزم
بیت تو دور ولی بنم این و آں کہ پر از بجائے جان تو باشی بجان کہ پر از
ان کہ کتے ہیں تھیں لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سگریز وہ نتیجہ کہتے
تھے۔ پھر لیان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نتیجہ کہتے تھے ہم پھر لیا ہم نے
پس نتیجہ سے خاموش ہوئے۔ بیت

سنگھاندا کہتے ہو جل بود گفت پیغمبر گدایں چیت زود

لا الہ گفت الا اللہ گفت گوہر احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جابر کہتے ہیں نہیں گزرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درخت اور شجر
پاس گھر سجدہ کرتا تھا حضرت کو۔ اور جب آیتہ تطہیر نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اہل بیت کو عجائبی لپیٹ کر دعا فرمائی دیواروں آئین کہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے
بیچ اصحاب کے۔ ایک اعرابی آیا اور گویا۔ پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ صحابہ نے کہا

رسول اللہ ہیں اُس نے کہا میں ایمان لاؤں گا اگر یہ گویا ایمان لاؤ۔ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گویا۔ عرض کیا گویا نے زبان فصیح لکھتے تھے
یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کس کی عبادت کرنی ہو کہا اُس ذات کی کہ بیچ آسمان
کے عرش اُس کا اور بیچ زمین کے بادشاہت اُس کی اور جنت میں حمت اُس کی اور
دوزخ میں عذاب اُس کا ہے۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں۔ کہا آپ رسول رب العالمین
خاتم النبیین ہیں۔ تحقیق فلاح پائی جس نے تمہاری تصدیق کی اور رسوا ہوا جس نے
تکذیب کی۔ اعرابی یہ عجزہ دیکھ کر مشرف باسلام ہوا۔

انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں تھے ساتھ شیخین کے اُس
باغ میں ایک بکری تھی اُس نے سجدہ کیا رسول مقبول کو عرض کیا خلیفہ اول
نے کہ ہم اتنی سجدہ ہیں واسطے تمہاری اس بکری سے۔ اسی طرح ایک شتر بایا اُس نے
سجدہ کیا حضور پر نور کو اور کچھ عرض کیا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا عرض کرتا
ہے۔ آپ نے فرمایا شکایت کرتا ہے کہ اپنے مالکوں کی کہ مجھ سے اعمال شاقہ لیتے ہیں
اور اب ارادہ کرتے ہیں میرے ذبح کرنے کا۔ صحابہ مالکوں سے پوچھا انہوں
نے اقرار کیا موافق ارشاد حضرت کے۔ اور عضباناقہ خاص سرور کائنات امیر الفضل
الصاۃ والتسلیمات کی تھی۔ کلام کیا کرتی تھی حضرت اور چرنے جاتی تھی جنگل
میں اُس سے درندے ایک دُور تھے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ناقہ رسول مقبول کی ہے
اور بعد وصال آپ کے عضبانے نہ کھا یا نہ پیادہ و مفارقت یہاں تک کہ مر گئی
دو فرسخ مکہ کو کبوتروں نے آپ پر سایہ کیا۔ اور جب آپ غار میں رونق افروزی کی
در غار پر درخت ہما پردہ ہو گیا۔ دو کبوتر آشیانہ گیر ہوئے تا مقصودین کو معاف

نہو کہ کوئی اس میں ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحرائیں تشریف رکھتے تھے۔ ایک بہرنی نے پکارا۔ آپ نے پوچھا کیا حاجت تیری ہے کہا اس شکاری نے مجھے صید کیا۔ میری دو بچے ہیں جا کے دودھ پلاؤں۔ حضرت نے فرمایا اس شکاری کو کہ چھوڑ دے اس کو کہ پھر آ جاوے گی۔ اس نے چھوڑ دی۔ وہ گئی اور دودھ پلا کر پھر آئی۔ وہ صیاد اس معجزہ سے حیران ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو ارشاد کرو قبول کروں۔ فرمایا اس کو چھوڑ دے۔ اس نے چھوڑ دیا۔ وہ کہتی جاتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور سفینہ غلام ہمارے حضرت کا صحرائیں اہ بھول گیا۔ ایک شیر پلا اس نے کہا میں غلام رسول اللہ کا ہوں شیر نے اپنی پشت پر سوار کر کے شارع عام میں پہنچا دیا۔ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا کان دو انگشت سے پکڑا۔ دست معجزہ سے اس کے کان میں نشان ہو گیا اور نسل بعد نسل اب تک باقی رہا۔ اس روایت کے نشان ہونا بے نشان چیمبر میں ثابت ہوا اور نشان کئی مبارک کاسنگ میں صحاح میں مصرح ہے۔ اور جلال الدین سیوطی نے ذکر کیا ہے بیچ خصائص کبریٰ کی اور زین بیچ خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب چلتے تھے اوپر سنگ کے نشان ہو جاتا تھا اس میں۔

اور ابن حجر نے بیچ شرح قصیدہ ہمزہ کے بیچ اس مرناظم کے شعر
اَوْ يَلْتَمِزُ التُّرَابُ مِنْ قَدَمٍ اَنْتَ حَيَاءُ مِنْ مَسْمَا الصَّنَوَاءِ
اور ذکر کیا ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے اوپر پتھر کے نرم

ہو جاتا تھا نیچے قدم شریف کے اور جب چلتے تھے ریتے میں نہیں انز کرتا تھا خلاف عادت جاریہ کے پس نشان قدم شریف کاسنگ میں ثابت ہوا۔ کمال تعجب ہے فرقہ محدثہ سے کہ باوجود دعویٰ علم کے قدم شریف کا انکار کرتا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے
اللّٰهُمَّ احْفَظْنَا - شجر
برز مسینک نشان کف پائے تو بوز سالما سجدہ صاحب نظر ان ہد بود

شجر

کف پاہر زینے چورسد تو نازنین را بلب خیال بوسم ہر عمر آں زین را
اور عجب ہے یہ کہ یہ فرقہ ذکر شریف ولادت اور معراج و معجزات و وفات ائمہ المرسلین محبوب ب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مانع ہے بعض مکروہ تحریمی فتویٰ دیتا ہے اور بعض اطلاق بدعت سیئہ کا کرتا ہے حالانکہ ذکر خیر مولد شریف و اخلاق لطیف اور معجزات و وفات منیف حلیہ مبارک جناب مستطاب حضرت محبوب العالمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعینہ ذکر خالق السموات والارضین جل جلالہ وعم نوالہ ہے اور ذکر حق سبحانہ کا واجب ساتھ دلیل قول اللہ تعالیٰ کے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذُكِّرُوا اللّٰهُ ذِكْرًا كَثِيرًا وَ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْدًا۔ اس واسطے کہ امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک اکثر کتب بیچ تصریح کیا ہے اس علم اصول میں کہا بیچ توضیح کہ امر واسطے وجوب کے ہے نزدیک اکثر علماء کے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلْيُحَذِّرِ الدِّیْنَ یُحَاذِرُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ یَّصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یَصِیْبُوْهُ عَذَابٌ لِّیْمٌ فَاِنَّہٗ لَیْلَیْمٌ لُّوْگ کہ خلاف کرتے ہیں امر حق

پہنچے بلا یا عذاب الیم سے۔ سمجھا جاتا ہے اس کلام سے خوف پہنچے فتنہ یا عذاب کا بسبب مخالفت امر کی اس واسطے اگر نہ تو یہ خوف تو عبت ہو جاوے تو تذریہ پس ہوا مامور واجب اس واسطے کہ نہیں اور ترک غیر واجب کی خوف فتنہ یا عذاب کا تمام ہوئی عبارت توضیح کی اور دلیل اس امر کی کہ ذکر عالی حضرت سرور مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہ ذکر حق سبحانہ کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے جو قاضی عیاض نے شفا میں روایت کی ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس جبریل ہیں کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ جانتے ہو کیونکر بلند کیا میں نے ذکر تمہارا میں نے کہا کہ اللہ دانائے ہے۔ عرض کیا جبریل نے کہ فرمایا ہے کہ جب کر کیا جاؤں میں ذکر کیا جاوے تمہارا ساتھ میرے۔ کہا ابن عطاء نے کہ گردان میں نے تمام ایمان ساتھ ذکر اپنے کے ساتھ تمہارے۔ اور کیا میں نے تمہارا ذکر ذکر اپنا۔ جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا۔ تمام ہوئی عبارت شفا کی۔

اس سے صاف معلوم ہوا جو ذکر خدا و رسول سے معرض ہوا اور مکروہ و حرام کے دشمن خدا و رسول کا ہے خدا محفوظ رکھے صحبت اُس کی سے مسلمانوں کو اس سبب سے کہ محب ذکر محبوب خوش ہوتا ہے اور ذکر دشمن کا مکروہ جانتا ہے۔ شعر

أَعِدْ ذِكْرُنَا لِنَا أَنْ ذِكْرُهُ هُوَ الْمُسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوِّعُ
مشہور ہے جنگ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک رکھ دی اچھی ہو گئی۔ ایک اندھا آیا اُس نے عرض کیا کہ آپ دعا فرما کہ میری آنکھیں ہو جاویں آپ نے فرمایا وضو کر اور نماز ادا کر بعدہ یہ دعا پڑھ۔ اللہ

إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتُوجَّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٍ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي
أَتُوجَّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ إِنَّ يَكْشِفُ بَصَرِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ قَالَتْ فَشَفِّعْهُ
كَشَفَ اللَّهُ عَنْ بَصَرِهِ۔ یہ حدیث صحیح ستہ میں موجود ہے اس سے ثابت
ہوا کہ یا محمد یا رسول اللہ کنادرست ہے منکر ہونا نہ اسے انکار کرنا ہی ارشاد رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ إِنَّمَا الْقَوْلُ
وَالْفَلَاحُ لَدَيْكَ۔ اشعار

بے سلام آدم جو اہم وہ	مرہے بر دل خیر اہم نہ
بس بود جبہ و احترام مرا	یک جواب از تو صد سلام مرا
گر ز فتم طریق طاعت تو	ہستم از عاصیان امت تو
رحم کن بر من و فقیری من	دست بکشاید ستیری من
آدم ز بار عصیاں پست	افتم از پا اگر گیسری پست
عفو نہ را شناعت مرا	دبیدم دور کن سیاہ مرا
جلوہ سے نما برائے خدا	رسم فرما بے مستند گدا
اجائے وہ در حرم خویش مرا	مرہے بخش سینہ ریش مرا
اشعا خواہم از شوق دست بویں مرد	دست بیرون کن از میان برد
مہر روئے تو ہوش برد ز من	بنما روئے خود ز برد من
چوں توئی دیدہ و رباع بلوغ	ہیو نرگس ز سرمہ بازغ

سودیم افکن زیر حمت نظرے	باز کن بر رحم ز لطف درے بیت
ہر چند نیم لائق درگاہ سلاطین امید یابد	شاماں چو عجب بنوازند گدا کا ہے بیگاہ

عیت

اگرچہ طاقت یک گردش نگاہ نیست خدا کند ہمہ نازش بجان من باشد
از ان طرف نیز در کمال تو نقصان وزین طرف شرف روزگار من باشد
ایک شخص کو استقا ہو گیا اُس نے آدمی کو بھیجا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ
آپنے ایک چٹکی خاک کی اٹھا کر اُس پر تھوک دیا پھر اُس کے قاصد کو عنایت فرمائی
اُس نے لے لی تعجب کر کے اور جانا کہ حضرت نے مہنسی کی۔ پھر جا کر اُس کو دی
اُس نے پانی میں گھول کر پی لی وہ اچھا ہو گیا۔

فریک کے باپ کی آنکھیں بالکل اندھی ہو گئی تھیں حضرت نے اپنا آپ بہن لگا دیا
بنا ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اُس کو دیکھا اسی برس کی عمر میں اور دھاگا
سوئی میں پروتا تھا۔ حضرت مرتضیٰ علی کی آنکھیں کھتی تھیں ان خیمہ کے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بہن لگا دیا شفا حاصل ہوئی۔ سلمہ بن الاکوع کی بڑی
ٹوٹ گئی جنگ خیبر میں حضرت نے آپ بہن لگا دیا ثابت ہو گئی۔ زید بن حاذ کے
پاؤں میں تلوار لگی ٹخنے تک پہنچی۔ لعاب بہن مبارک سے صحت ہوئی۔ حضرت علی
مرتضیٰ سخت بیمار تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور لات ماری
پھر وہ بیمار نہ ہوئے کبھی۔ دن بدر کے ابو جہل نے ہاتھ متوض بن عفر کا قطع کر دیا
بالکل۔ وہ اپنا ہاتھ اٹھا کر لے آیا حضرت کے پاس۔ آپ نے آپ بہن مبارک سے جوڑ دیا
اچھا ہو گیا۔ ضبیب کے بھی دن بدر کے شانہ پر زخم لگا یہاں تک کہ جھک گیا ایک
طرف کو۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کر دیا۔ پھر تھوک دیا
اُس پر صحیح ہو گیا۔ ایک عورت لڑکے کو لائی وہ گونگا تھا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے پانی طلب فرما کر کھلی کی اور ہاتھ دھو یا پھر دے دیا اُس کو
اور امر کیا کہ پلاوے اس پانی کو اُس نے پلا دیا۔ پس گویا ہو گیا وہ لڑکا اور بہت
ذی ہوش ہوا۔ ابن عباس کہتے ہیں ایک عورت لائی اپنے بیٹے دیوانہ کو۔ آپ نے
اُس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا۔ اُس کے پیٹ سے کیرا سیاہ نکلا اور جنون جاتا رہا۔
ایک عورت نے حضرت سے کھانا مانگا۔ آپ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپ نے
آگے سے اٹھا کر اُس کو عنایت کیا اور وہ بے شرم تھی اُس نے عرض کیا کہ اپنے
منہ کا نوالا مجھے عنایت فرمائیے۔ حضرت نے نوالہ منہ سے اپنا عنایت کیا اور
عادت شریف تھی کہ کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے تھے۔ پس کھالیا اُس
عورت نے۔ پس کوئی عورت اُس سے مدینہ میں غالب حیا میں تھی۔ حضرت مرتضیٰ علی
کے واسطے دعا فرمائی کہ الہی جاڑے گرمی سے انہیں نگاہ رکھ۔ پس پھر حضرت
علی کہ بہن لیتے تھے بیچ جاڑے کے کپڑے گرمی کے اور گرمی میں کپڑے سردی
اور ان کو نہ گرمی لگتی تھی نہ سردی۔ اور دعا فرمائی واسطے حضرت فاطمہ رضی اللہ
عنها کے کہ الہی بھوک ان کو نہ لگے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد بھوک
مجھے کبھی نہ لگی۔ عبدالرحمن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی فرمائی۔ عبدالرحمن
کہتے ہیں۔ اگر میں پتھر اٹھاتا ہوں تو اسید یہ ہوتی ہے کہ اس کے نیچے سونا پائوں گا
اور اس قدر فتوح اللہ تعالیٰ نے ان پر کی کہ بعد مرنے کے اُن کے اسی اسی ہزار
ہزنی بی کو پہنچے اور چار سیبیاں تھیں۔ اور بعضی روایت میں ہر کہ لاکھ لاکھ پہنچے
علی ہذا القیاس معجزے بیشمار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں کہ
کتاب میں قوم ہیں۔ بمقتضای ہشت نمونہ خوار چند مسطور ہوئے تھے

يَا رَسُوْلَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے اور
 مدینہ شریف میں تشریف لائے۔ دو شنبہ کو چھبیسویں تاریخ بمقامہ روم کے
 واسطے ارشاد کیا۔ ستائیسویں کو آپ کو تپا اور درد سر لاحق ہوا۔ سلخ صفر کو
 اپنے ہاتھ سے نیزہ بنا کر آسامہ کو دیا اور فرمایا غزاکریج راہ خدا کے۔ حضرت
 ابو بکر اور عمر اور عثمان کو حکم کیا کہ آسامہ کے ساتھ جاویں۔ دسویں تاریخ ربیع الاول
 کی تپا اور درد سر کا غلبہ ہوا۔ گیارہویں تاریخ آسامہ رخصت ہوئے کو حاضر
 ہوئے۔ آپ شدت مرض و طاقت کلام کی نہیں کہتے تھے ہاتھوں کو آسمان
 کی طرف اٹھا کر دعا فرمائی۔ آسامہ لشکر میں جا کر رات کو رہے۔ بارہویں تاریخ
 آستانہ علیا پر حاضر ہوئے۔ اُس دن آپ کو فی الجملہ مرض سے تخفیف ہوئی
 تھی۔ آسامہ کو رخصت کر کے فرمایا۔ غزاکریج راہ کربلا کے۔ جب تیاری کوچ
 کی۔ آسامہ کو اُمّ ایمن والدہ اُن کی نے پیغام بھیجا کہ مزاج اشرف حضرت
 کا نہایت علیل ہے۔ آسامہ ارادہ سفر کا فسخ کیا اور اصحاب جلیل القدر نے
 مراجعت کی۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت نے خبر انتقال کی فرمادی
 تھی۔ اُن سے فرمایا تھا کہ جبریل کے ہر سال ایک بار رمضان میں قرآن کے
 دور کیا کرتے تھے۔ اس سال میں دوبار اتفاق ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب
 اس جہان سے انتقال کروں گا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
 مجھ کو درمیان حیات دنیا کے اور تقار اپنی کے مختار کیا تھا۔ میں نے تقار الہی
 اختیار کی۔ جب میں یہاں سے انتقال کروں تم مجھ کو غسل دینا اور جس قدر پانی

نات میں سوائے میری اُس کو بی لینا تا میراث علوم پیغمبروں کی تم کو حاصل
 ہو۔ اور شواہد النبوت میں لکھا ہے کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
 سے پوچھا سبب حافظہ کا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد غسل کے حضرت
 کی ہلکوں میں پانی جمع ہو گیا تھا میں نے پی لیا یہ برکت اُس کی ہے۔ ایک رات
 میں یہ کہ چار شنبہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس اور
 حضرت علی پر تکیہ لگا کر مسجد میں تشریف لا کر بعد حمد و ثنا کے فرمایا کہ اے لوگو
 عنقریب اس جہان کو کوچ کرنا ہوں جس کا حق میرے ذمہ ہے ہوتا دو کہ ادا کروں
 ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے تین اوقیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا
 مجھ سے آپ نے تین اوقیہ اُس کو دلوادے۔ جمعہ کو پھر مسجد میں رونق افروز ہو کر
 خطبہ پڑھا اور سب تبلیغ احکام کی فرمائی۔ پھر حضرت میمونہ کے گھر تشریف
 لے گئے وہاں زیادہ غلبہ مرض کا ہوا۔ وہاں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر
 رونق افروز ہوئے اُن کو درد سر تھا اُس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا اگر
 موت تیری واقع ہووے اور میں زندہ رہوں استغفار کروں واسطے تیرے
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ افسوس آپ پر نامہ اچاہتے ہیں اگر موت میری
 ہووے اُسی دن عوسی کریں آپ غیر سے۔ شہر
 در مردم این نالہ از رفتن جنت از یار جدا می شوم این نالہ از انست
 حضرت نے فرمایا بلکہ تا سہ انتقال میرے کا کر کہ قریب ہوا اور تو زندہ بہت
 رہے گی بعد میرے میں نے قصد کیا ہے کہ ابو بکر کو خلیفہ کروں پنا تا بعد میرے نزاع
 نہو۔ پھر دل میں کہا میں نے کہ موافق مرضی میری کے ہووے گا اور اللہ تعالیٰ

کفایت کرے گا۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو بخاری نے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میمونہ کے گھر تشریف لے گئے وہاں زیادت مرض کی ہوئی ارشاد کیا کہ کل میں کہاں رہوں گا ازواج مطہرات مرضی معلوم کر کے عرض کیا کہ خانہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا وافرو ہو جائے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے بستر ناتوانی پر استراحت فرمائی۔ بیت

گرے بس فرش رنجوری پہ ایک بار طیب جاں ہوئے ہائے یوں بیا
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بیمار داری میں شرف حاصل کرنے کا ائید ہوں۔ فرمایا یہ امر ازواج پر شاق ہوگا۔ اور شدت مرض سے حضرت بیکار تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ حالت ہم میں سے کسی پر ہو کیا حال ہو۔ فرمایا اے حبیبہ یہ مرض صعب ہے۔ حق تعالیٰ مخصوصوں پر اپنی بلا سخت نازل کرتا ہے اور اُس کے مکافات میں بڑے رتبے عنایت فرماتا ہے۔

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آکر منبر پر بیٹھے پس فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے مخیر کیا دُنیان و دنیا اور آخرت کے اُس نے تقار الی اختیار کی پس وئے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور کہا فدا ہوویں باپاں میرے آپ۔ تعجب کیا ہم نے حضرت ابو بکر سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کرتے ہیں کسی بندہ کا او پر روتے ہیں۔ پیچھے معلوم ہوا کہ مخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حضرت ابو بکر فریٹے جانے والے تھے۔ ایک دن حضرت ام الدرداء سے پوچھا کہ میرے مرض کو لوگ کیا تشخیص کرتے ہیں۔ عرض کیا ذات الجنب کہتے ہیں۔ فرمایا یہ تشخیص غلط ہے۔ یہ مرض اثر زہر کا ہے کہ یہودیہ نے گوشت میں ملا کر کھلایا تھا خیر میں

اثر زہر کا اس وقت ظاہر ہونا واسطے پانے درجہ شہادت کے تھا کہ یہ کمال بھی حاصل ہو جاوے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو سعید خدری کہتے ہیں آپ ایام مرض میں لیٹے تھے میں نے تپ کے معلوم کرنے کے لئے ہاتھ اوپر چادر کے رکھا اس قدر گرمی تپ کی تھی کہ ہاتھ میرا جل گیا۔ بعد اس کے آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلا کر کان میں کچھ کہا۔ حضرت فاطمہ نے رو کر کہا بیت جانے کا جو قصد بادشہ ہے آنکھوں میں میری جہان سیہ ہے

حضرت نے اور کچھ کان میں کہا وہ یہ تھا کہ تو جلدی مجھ سے ملے گی حضرت فاطمہ نے یمن کر خوش ہوئیں۔

اس کہتے ہیں کہ جب شدید ہوا مرض حضرت پر کہ بیہوش ہوئے لگے۔ کہا حضرت فاطمہ نے افسوس کیسی سختی ہے مرض کی میرے باپ پر۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اس دن کے تکلیف ہرگز نہ ہوگی تیرے باپ پر۔ شعر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى جَنِّبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
ایام مرض میں بلال ہر وقت نماز کی آپ کو خبر کرتے تھے آپ مسجد میں تشریف لے جا کر نماز جماعت کی پڑھوایا کرتے تھے۔ آخر مرض میں بسبب شدت مرض کے تین روز مسجد میں آ سکے۔ نماز عشا میں بلال نے عرض کیا اَلصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آپ نے فرمایا اب آنے کی طاقت نہیں ہے۔ ابو بکر کو کہو کہ نماز پڑھاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر رقیق القلب ہیں آپ کے مقام پر کھڑے نہوسکیں گے عمر کو کہو آپ نے غصہ ہو کر فرمایا کہ ابو بکر کو کہو۔ بلال روتے ہوئے آئے اور حضرت ابو بکر کو کہا کہ حضرت تمہیں حکم امامت کا فرمایا ہے۔ حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازیں آپ کے مرض میں پڑھوائیں اور امامت صغریٰ دلیل پر خلافت کبریٰ پر۔ پس اپنے اپنے سامنے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قائم مقام اپنا کیا اور رض جلی اور خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے یہ حدیث صحیح ہے۔ اخرج ابن مردويه و ابونعیم فی فضائل الصحابة و الخطیب فی تالی التلخیص ابن عساکر عن ابن عباس قال لما نزلت اذ جاء نصر الله و الفتح جاء العباس الى علي فقال انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كان هذا الامر لنا من بعده لم تنازعنا فيه قرئش و ان كان لغيرنا ساكناء اوصابنا قال له قال العباس فحييت رسول الله صلى الله عليه وسلم سراً فذا كرت ذلك له فقال ان الله جعل ابا بكر خليفتي على دين الله و وصيته و هو مستعرض فاستمعوا له و اطيعوا تهتدوا و تفلحوا و اقتدوا به ترشدوا قال ابن عباس فما وافق ابا بكر على امره و لا و اذ سره على امره و لا اعانته على شانه اذ خالفه اصحابه في ارتداد العرب الى العباس قال فوالله فما عدل رأيهمما و جزاهما رأى اهل الارض اجمعين ترجمہ۔ روایت کیا ہے ابن مردويه اور ابونعیم نے بیچ فضائل صحابہ کے اور خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی سورہ اذ جاء نصر الله و الفتح علی کے۔ پس کہا چلو ہمارے ساتھ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اگر ہو کہ امر خلافت کا واسطے ہمارے

بعد حضرت کے نہ جھگڑا کریں ہم سے بیچ اُس کے قریش۔ اور اگر ہو وے واسطے غیر ہمارے کے سوال کریں ہم حضرت سے وصیت اپنے واسطے۔ کہا حضرت علی نے میں نہیں جانتا۔ کہا حضرت عباسؓ نے گیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس پوشیدہ میں نے ذکر کیا خلافت کا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ تختی اللہ تعالیٰ نے کر دیا ابوبکر کو خلیفہ میرا اور وصی اوپر دین اپنی کے اور وہ خلیفہ ہوں گے پس فرمانبرداری اور اطاعت اُن کی کرنا تمہارا اور فلاح پاؤ گے اور پیروی کرنا اُن کی راہ راست پاؤ گے۔ کہا ابن عباس نے پس موافقت کی حضرت ابوبکر کی اوپر عقل اُن کی کے اور تقویت کی اوپر امر اُن کے کے اور مدد نہیں کی اوپر امر اُن کے کے۔ جب خلافت کیا تھا اُن اصحاب اُن کے نے بیچ مقدمہ مرتد ہونے عرب کے مگر عباس نے کہا ابن عباس نے پس قسم پر اللہ کی کہ نہیں برابر ہوئی عقل اور دانائی اُن دونوں کی عقل لوگوں ساکزین والوں کی بلکہ سب زیادہ تھی۔ تمام ہوا ترجمہ حدیث کا۔

اور انہیں دونوں میں جبریل نے آکر عرض کیا کہ جناب الہی نے مزاج مبارک پوچھا ہے۔ فرمایا نہایت محزون ہے۔ اسی طرح دو دن اور جبریل مزاج پرسی کے واسطے حاضر ہوئے۔ تیسرے دن ہمراہ اسماعیل اور عزرائیل کے حاضر ہو کر استفسار مزاج مبارک کیا۔ اور عرض کیا کہ عزرائیل دروازہ پر حاضر ہو اذن آنے کا مانگتا ہے قبل آپ کے نہ بعد آپ کے کسی سے اذن اس نے نہیں مانگا۔ حضرت نے حکم فرمایا کہ الموت حاضر ہوا اور سلام کر کے عرض کیا کہ مجھ کو حق تعالیٰ نے آپ کا فرمانبردار کیا ہے اگر مرضی مبارک ہو روح کو آپ کی قبض کر کے عالم بالا کو پہنچاؤں الامراجت کرو

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کی طرف دیکھا۔ جبریل نے غرض
 کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے عالم آرائے کا مشاق ہی۔ حضرت غزرائیل کو
 ارشاد کیا کہ توجہ امر کا مور ہے بجالا۔ ملک الموت قبض روح میں مشغول ہوا
 سکرات موت سے رنگ چہرہ نازنین کا گاہے سرخ گاہے زرد ہوتا تھا اور
 جبین میں پر عرق آتا تھا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اجل نعم خداوندی
 سے ہے کہ حضرت نے وفات پائی میرے گھر میں میری نوبت میں اور درمیان
 سپینہ اور گردن میری۔ اللہ تعالیٰ نے جمع کیا درمیان آب ہن میرے اور حضرت
 کے نزدیک وفات کے عبدالرحمن بھائی میرا آیا اس کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ
 دے ہوئے بیٹھی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ حضرت مسواک
 دیکھتے ہیں۔ اور میں جانتی تھی کہ حضرت دوست رکھتے ہیں مسواک میں نے عرض کیا
 کہ آپ کو مسواک نہ لیں۔ آپ نے اشارہ کیا میں نے لے کر حضرت کو دی وہ سخت
 تھکی ہیں نے نرم کی اپنے دندان سے۔ حضرت نے اپنے منہ میں لے کر استعمال کیا
 اور آپ کے سامنے لگن تھا پانی کا۔ دونوں تھک پانی میں ڈال کر منہ کو ملا اور فرمایا
 تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ موت کی تکلیفیں ہیں۔ پھر ہاتھ اٹھا کر کہا اختیار کیا میں نے
 رفیق اعلیٰ کو۔ اور انتقال فرمایا اور جھک گیا دست مبارک اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
 اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ

اِنْ قَالَ اِلٰی مَتِّ مَتِّ سَمْعًا وَاَطَاعَةً وَقُلْتُ لِاَعْمٰی الْمَوْتِ اَهْلًا وَاَمْرَجًا

رابعی

منکر کہ دل بن کین پر خون شد بگر کہ ازین سرے فانی چون شد

مصحف کبٹ پابره و دیدہ بدوست با یکا جل خندہ زناں بیرون شد

بیت

جنازہ دوش پرانے وہ رکھ کر لیچلا میرا گماں ہے تختہ تابوت پر تخت سلیمان کا
 کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس وقت اے باپ میرے بہشت بریں
 جگہ تمہاری اے باپ میرے گئے پروردگار کے پاس کہ حق تعالیٰ نے بلایا ہے
 اے باپ میرے طرف تربت کی روتی ہوں اور خبر پہنچاتی ہوں۔ مواءب لدنیہ
 میں لکھا ہے کہ وقت وفات کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفارقت حضرت عائشہ صدیقہ
 کی شاق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تصویر حضرت عائشہ کی بہشت میں کھادی تابوخی تمام
 انتقال فرمادیں۔ سبحان اللہ کیا پاس خاطر اپنے حبیب ہے کہ کسی وقت ناخوشی اُن
 کی منظور نہیں۔ بعض اصحاب اس حادثہ جانگداز سے مسلوب الحواس ہو کر چنانچہ
 حضرت عمر کے شمشیر بہنہ کر کے کہتے تھے جو کوئی کہے گا کہ حضرت انتقال کیا اُس کی
 گردن ماروں گا۔ حضرت ابو بکر لوگوں کو پریشان دیکھ کر حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا میں گئے۔ چادر روئے مبارک سے اٹھا کر پیشانی کو چوما اور کہا فدا ہوں
 آپ پر والدین میرے پاکیزہ رہے حیات اور مات میں۔ پھر باہر آ کر حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کو نصیحت کی کہ تم بھول گئے اس آیت کو اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّكُمْ
 مَعِيَّتُونَ۔ اویس بن بخاری تشریف کے یہ روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کلام کر رہے تھے لوگوں سے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کو کہ بیٹھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے۔ پس متوجہ ہوئے لوگ طرف حضرت ابو بکر رضی
 اللہ عنہ کے اور چھوڑ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پس کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بعد حمد و

صلوٰۃ کے جو شخص تھا تم میں سے کہ عبادت کرتا تھا حضرت کی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال کیا۔ اور جو عبادت کرتا تھا اللہ کی پس اللہ تعالیٰ زندہ فرمایا ہوا اللہ عزوجل نے وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلٰی قَوْلِهِ شَكَرُوْا لَہٗ شَکْرًا کَرِیْمًا۔ ترجمہ۔ نہیں ہی محمد مگر رسول تحقیق گزرے ہیں پہلے اُن کے بہت رسول اگر وفات پاویں یا شہید ہو جاویں پھر جاوے گا تم طرف دین اول کے۔ اور جو مرتد ہو گا پس ہرگز ضرر نہ کرے گا کسی چیز میں اللہ جل جلالہ کو۔ اور قریب ہے کہ اللہ جزا دے گا شکر کرنے والوں کو۔

اس آیت کو لوگ بھولے ہوئے تھے حضرت ابو بکرؓ کے پڑھنے سے لوگوں کو یاد ہو گئی۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ جب میں سنا اس آیت کو کہ پڑھا حضرت ابو بکرؓ نے جانا میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال کیا بلا شک بعد اس کے تعزیت اہل بیت کو گیا اور کہا کہ سامان غسل کا کرو۔ اہل بیت تیاری غسل کی کی۔ اُس وقت آواز غیب آئی السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ کُلُّ نَفْسٍ ذٰلِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفُّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حضرت علیؓ نے کہا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں کہ تعزیت کرتے ہیں۔ بعد اس کے حضرت علیؓ اور عباسؓ اور قثمؓ اور فضلؓ اور اسامہؓ اور شقرانؓ متولی غسل شریف کہے ہوئے۔ اور کفن کو خوشبو کیا۔ بعد تکفین کے حضرت کو حجرہ شریف میں رکھا اور سب باہر آئے کہ جو جب وصیت کے کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ ایک ساعت مجھے اکیلا چھوڑ دینا کہ پہلے میرے جنازہ کی نماز خداوند بے نیاز پڑھے گا بیت

من مردہ و دوست در نمازم سبحان اللہ بخود بنام بعدہ جبریلؑ ساتھ ملا کہ پڑھیں گے پھر تم پڑھو۔ بعد ایک ساعت کے آواز غیب آئی کہ اندر آؤ اور نماز پڑھو۔ ہر ایک آتا تھا اور نماز بغیر امامت کے پڑھ پڑھ جاتا تھا۔ وقت چاشت کے دو شنبہ کو بارہویں تاریخ ربیع الاول کی حضرت سرور کا نما علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس دار پر ملال سے انتقال فرمایا۔ دو دن تک نمازیں مشغول رہی۔ چار شنبہ کو حجرہ شریف میں دفن کیا اور قبر مبارک بغلی تھی اشعار
يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرْبِ اعْظُمُهُ وَطَابَ مَنْ طَيَّبَتْ الْقَاعَ وَالْاَكْمَرُ
نَفْسِي الْفُلَاةُ لَقَبِي اَنْتَ سَاكِنُهُ فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر آئے کس طرح تمہارے دل نے قبول کیا۔ عرض کیا حکم ربانی سے چارہ نہیں۔ پھر حضرت فاطمہؓ مزار پر انوار پر گئیں اور قبضہ خاک پاک قبر اطہر سے اٹھا کر آنکھوں سے لگایا اور یہ اشعار پڑھے۔

اشعار

مَا ذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ ثُرَيَّةَ اَحْمَدٍ	اَنْ لَا يَشُمَّ مَدَّ الزَّهْمَانِ غَوَالِيَا
صُبَّتْ عَلٰی مَصَابِيْبٍ لَوْ اَنْفَخَا	صُبَّتْ عَلٰی الْاَيَّامِ صُرْنٌ لِّیَا لَبِيَا

وقت انتقال حضرت کے روز روشن بے نور ہو گیا تھا۔ آنس شکتے ہیں کہ مدینہ میں کوئی روز روشن تر نہوا اُن سے کہ آپ داخل ہوئے تھے اور بے نور وہ دن کہ جب انتقال کیا اس جہان سے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منجیر کیا تھا

کہ اگر مرضی مبارک ہو مدفن فیض مخزن بیچ روضہ رضواں کے ترتیب میں و اگر
اختیار فرماویں بیچ زاویہ خاک کے آرا مگاہ معین کریں۔ حضرت نے فرمایا کہ
دل نہیں چاہتا ہی کہ اُمت کو چھوڑ کر نکل جاؤں کہ فرمایا ہے اللہ سبحانہ نے
مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ۔ جب تک میں ان میں رہوں گا
عذاب نیا اور آخرت امن میں ہیں گے۔ اس بات

یار بختی رسول کو نین	ادنی ہر مقام جس کا تو سین
دے جرعتہ راوق محبت	کھل جائو مجھ پر تیر وحدت
عشق اپنا اور اپنے دوست کا دی	آلفت دو جہاں کی بھلا دے
بیہوش کر اپنا منج دکھا کے	صدقی سے بتول پارسا کے
ہے دونوں جان میں امن اور چین	یار بے توسل اما بین
خدا در انتظارِ حمد یا نیست	محمد چشمِ براہِ ثنا نیست
خدا مدحِ آفرینِ مصطفیٰ بس	محمد خدامِ حمد خدا بس
مناجاتے اگر باید بیاں کر د	بے بیتے ہم قناعت سے تو ان کر د
محمد اند تو میخوام ہم خدا را	الہی از تو عشقِ مصطفیٰ را

يَا سَابِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

تَمَّتْ

نامور قلم کار اور معروف صحافی ملک محبوب الرسول قادری کے زیر اہانت
ابلاغ دین کی بین الاقوامی تحریک

آوازِ مشرق
ماہنامہ اسلامی اور ثقافتی
10 روپے



انٹرنیشنل نوشیہ فورم
زاویۂ قادریہ ندوۃ اہل سنت (پاکستان) اسلام آباد (پاکستان)
0321/0300/0313-9429027 malhooqbqadri787@gmail.com